قدس اللہ سرہ العزیز

جیوے مرشد کامل باھو

محمد حسین ساجد الہاشمی القادری

اہل السنہ پبلی کیشنز
گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ
0321-7641096/0544-630177
ahlusunnapublication@gmail.com

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	جیوے مرشد کامل باھو(m)
مؤلف	محمد حسین ساجد الہاشمی القادری
نظر ثانی	مفتی محمد سہیل احمد سیالوی
اشاعت باردوم	فروری2020ء
کمپوزنگ	محمد ناصر الہاشمی
صفحات	120
ناشر	اہل السنۃ پبلی کیشنز۔ دینہ، برطانیہ
تعداد	**1100**
قیمت	**RS:500**
	£5.00

ملنے کے پتے

اھل السنة پبليكيشنز

گلی شاندار بیکرز۔ منگلا روڈ، دینہ (جہلم) فون نمبر **0092 (0) 321 764 1096**

ahlusunnapublication@gmail.com

160-162 GREY STREET, BURNLEY, BB10 1PX, UK

sajidulqadri@hotmail.co.uk

(0044)(0)7780665307

عکسِ جمال

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	عکسِ جمال	
2	باھو (قدس سرہ العزیز)	
3	اِعتذار	
4	حسین یادیں	
5	شہبازِ لامکاں	
6	اِھداء	
7	اِبتدائے نگارش	
	پہلا باب	
8	پہلا معنی: تابع و مطیع	
9	حسنِ ذات	
10	کامل اتباع واطاعت	
	دوسرا باب	
11	دوسرا معنی: محبّ (محبت کرنے والا)	
12	جمالِ باھو (قدس سرہ العزیز)	

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
13	دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو!	
	تیسرا باب	
14	تیسرا معنی: قریب	
15	پیکرِ جمال	
16	انوکھا قرب	
17	دو شرعی گواہ	
18	رفعتیں ہی رفعتیں	
19	صدائے دل نواز	
20	محرمِ راز	
21	مستانہ آرزو	
	چوتھا باب	
22	چوتھا معنی: مالک و وارث	
23	ارشاداتِ مرشدِ کامل	
24	ذاتِ گرامی	
25	براتِ عاشقاں بر شاخِ آہو!	

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	پانچواں باب	
26	پانچواں معنی: متصرف (تصرف کرنے والا)	
27	ارشاداتِ سلطان العارفین (قدس سرہ العزیز)	
28	سونا کردے وٹ!	
29	نگاہِ کیمیا	
30	ذاتی تجربہ	
31	جذباتِ الٰہی	
32	نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی!	
	چھٹا باب	
33	چھٹا معنی مددگار:	
34	ارشاداتِ سلطان الفقر (m)	
35	تیرے کرم کو لاج نہ لاگے!	
36	قبر جنہاں دی جیوے ھو!	
37	انتہائے نگارش	

حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کا مختصر تعارف

اسمِ گرامی	**باھو** (قدس سرہ العزیز)
القاب و مراتب	سلطان العارفین، برہان الواصلین، سلطان الفقر، فنافی ھو
والد بزرگوار	حضرت شیخ سلطان بازید محمد m
والدہ محترمہ	حضرت مائی راستی o
جہان رنگ و بو میں جلوہ گری	**1039ھ 1629ء**
پیرو مرشد	حضرت شیخ سید عبدالرحمٰن دہلوی قادری m
سلسلہ طریقت	قادری سروری
عالم باقی کو مراجعت	یکم جمادی اخری **1102ھ 1691ء**
پہلا مزار شریف	موضع قلعہ قہرگان نزد شورکوٹ
پہلے مزار میں مدت قیام	**1102ھ تا 1180ھ (77 سال)**
دوسرا مزار شریف	برلب چناب نزد بستی سمندری
دوسرے مزار میں مدت قیام	**1180ھ تا 1336ھ (157 سال)**
تیسرا موجودہ مزار شریف	گڑھ مہاراجہ شہر ضلع جھنگ تین میل جانب مغرب

اولاد پاک

حضرت شیخ سلطان نور محمد m	حضرت شیخ سلطان ولی محمد m
حضرت شیخ سلطان لطیف محمد m	حضرت شیخ سلطان صالح m
حضرت شیخ سلطان اسحاق m	حضرت شیخ سلطان فتح محمد m

شجرہ شریف سلسلہ سلطانیہ عالیہ قادریہ

الٰہی خالقا فریاد ما رس
طفیل احمد فریاد ما رس
طفیل حیدر حسن بصری
حبیب عجمی فریاد ما رس
طفیل داؤد کرخی و سقطی
جنید شبلی فریاد ما رس
طفیل عبد واحد و یوسف
بو الحسن بو سعید فریاد ما رس
طفیل پیر محی الدین رزاق
جبار و یحیٰ فریاد ما رس
طفیل پیر نجم الدین فتاح
ستار بقا جلیل فریاد ما رس
طفیل پیر رحمٰن پیر باھو
ولی محمد حسین فریاد ما رس
طفیل نور محمد ولی محمد
غلام میراں بشو فریاد ما رس
طفیل غلام رسول نور محمد
گرفتم دامنت فریاد ما رس
سگ دربارتو مسکین نواز است
چرا درحرم تو ماندہ بی راز است
خدا وند طفیل عاشقاں خود
بکن در عشق خود ما را تو بیخود
بکن در عشق خود دیوانہ یار
ز دنیا دون شوم من دست بردار
دنیا عقبی شوند از من فراموش
بدہ در وحدت مارا چنین جوش
شراب از وحدت مارا بنوشان
شمر دہ می شوم در توبہ پوشان
خموشی کن بخواں الحمد نواز
کہ باشد رہبرت باھو شہباز

باھو

(قدس سرہ العزیز)

تو زمانے میں سرخرو باھو تیری عقبٰی میں آبرو باھو
تیری آواز شرحِ رازِ ازل گونج ہے جس کی چارسو باھو

تونے عرفانِ ذات کی خاطر اپنے دل کو کیا لہو باھو
حسن تیری نظر سے پاکیزہ عشق کی تجھ سے آبرو باھو

عرش اور فرش جھوم اُٹھتے ہیں سن کے تیرا کلام ہو باھو
تو ولی تیرے سر پہ ظلِّ علی اور ہے کون ؟ ہے جوتو باھو

تجھ سے تیرے سوا نہ کچھ مانگوں کیا کروں ہے یہ میری خو باھو
لے کے یہ منقبت ترا رفعت آج ہے تیرے رو برو باھو

(صاحبزادہ رفعت سلطان)

اعتذار

قارئینِ باتمکین کی خدمت میں بصد ادب واحترام گزارش ہے............اِن چند شکستہ سطور میں اگر حسن وخوبی کا کوئی پہلو نظر آئے............تو بندۂ ناچیز کے حق میں دستِ دُعا ضرور دراز فرمائیں ....اور میں بر ملا معترف ہوں کہ یہ حسن خوبی محض فضلِ خداوندی ہے............اور اگر نقائص ملاحظہ فرمائیں............تو در گزر فرماتے ہوئے............مطلع فرمائیں ....ناچیز دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہو گا ....اور مجھے اس اعتراف میں بھی کوئی تامل نہیں ....کہ یہ نقائص احقر کی کم علمی کی وجہ سے ہوں گے۔

اس مختصر سے مضمون میں سلطان العارفین حضرت سلطان باھو............قدس سرہ العزیز............کی تعلیمات اور پاکیزہ حیات کو لفظ ولی کے پیکر میں دیکھنا ہے............خداوندِ قدوس کی توفیق سے آپ کی تعلیمات کو بعض اور جہتوں سے بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

لفظ ولی کے مختلف معانی لغویہ کی تائید و توثیق پر دانستہ زور نہیں دیا............فقط ایک آدھی دلیل کے بعد آگے گزر گیا ہوں کیونکہ اسی موضوع پر مطلقاً ،عظمت اولیاء کے بارے میں ایک مستقل کتاب ترتیب دے رہا ہوں جس میں جملہ مفاہیم لفظِ ولی قدرے تفصیل سے عرض کروں گا،ان شاءاللہ العزیز۔

حسین یادیں

یوں تو اِس لجپال بارگاہ سے دریوزہ گری کرتے ہوئے کئی پشتیں بیت چکی ہیں ....سو یہ تعلقِ عقیدت، رشتۂ محبت ....بہت قدیم ہے۔ سیدی و ابی الکریم دامت برکاتہم القدسیہ..........نے تو عہدِ طفولیت اور عنفوانِ شباب کی بیشتر بہاریں، اسی گلشنِ سلطانی اور مرکزِ روحانی کے آنگن میں بسر کیں۔ ہر طالب اور مرید کو اپنے شیخِ کامل سے ایک انوکھی اور نرالی عقیدت ہوتی ہے..........لیکن قبلہ والدِ محترم ....دامت برکاتہم القدسیہ ....کے قرطاسِ ذہن اور لوحِ قلب پر..........عقیدت و محبت کے انمٹ انوکھے نقوش ہیں..........سو بچپن سے ہی کانوں میں اس شہبازِ لامکانی..........قدس سرہ العزیز۔۔۔کی پرواز کی وجد آفریں داستانیں رس گھولتی رہیں اور روح کی پاتال میں اس عقیدت کی مہک اترتی رہی۔

لیکن عہدِ طفولیت کے وہ کیف آور..........وجد انگیز لمحات ....آج بھی چشمِ تصورات کے روبرو ہیں، جب قبلہ والد محترم دامت برکاتہم القدسیہ، انوار و تجلیات کی اس دھرتی پر لے گئے ....محل شریف میں حاضری دی، مرشدِ صادق کے مزارِ اقدس کی پائنتی کی طرف ایستادہ، لرزیدہ، ترسیدہ اور خمیدہ سر فرمانے لگے:

''حضور! میں ایہ بچہ تساں دے حوالے کرناں آں، قبول فرماؤ''

پس اسی قدر یاد ہے کہ والد محترم ....دامت برکاتہم القدسیہ

............کی اس التجائے فقیرانہ کے فوراً بعد ہم دونوں کی آنکھوں کے چشمے اُبل پڑے۔ پھر بہت دیر تک دو گدا، شہنشاہِ ولایت کی بارگاہ میں یہ نذرانۂ وارفتگی پیش کرتے رہے! یہ آنکھوں کی جھڑیاں قبولیت کی دلیل تھیں۔ بعدازاں جب بھی حاضری دی از خود آنکھیں برس اٹھیں اور خوب جم کر برسیں۔ آہ! ان برستی آنکھوں میں کیسا سرور ہوتا ہے جن پر زندگی بھر کی مسکراہٹیں اور راحتیں نثار کرنے کو جی چاہتا ہے۔

اس پس منظر میں ....قلب ونظر اس طرح پروان چڑھے کہ جب بھی سیدی مرشدی حضرت سخی سلطان العارفین سلطان باھو۔۔۔۔قدس سرہ العزیز۔۔۔۔کا اسم گرامی ....پردۂ سماعت سے ٹکراتا ہے............یا............لبہائے عقیدت پر مچلتا ہے............یا............چشم ہائے محبت سے ٹکراتا ہے............یا............قلب و جگر میں اُترتا ہے............ایک نامعلوم سی مستی چھا جاتی ہے۔

میری عقیدتوں کا تقاضائے مسلسل تھا کہ آپ کے حضور خامہ فرسائی کروں ....لیکن بے سروسامانی............قلتِ وقت............ذہنی پراگندگی............علمی بے بضاعتی اور سستی حائل ہوتی رہی............سو آج خداوند قدوس............جل جلالہ ....کی توفیقِ رفیق۔۔۔۔شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دستگیری............ذرہ نوازی ....اور اپنے شیخِ کامل ....قدس سرہ العزیز............کی نگاہِ شفقت کے سہارے............آغاز کر رہا ہوں۔

خداوند قدوس............جل جلالہ............قبولیت عطا فرمائے!

آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم

محمد حسین ساجد الہاشمی القادری

شہباز لامکانم

جائے کہ من رسیدم امکاں نہ ہیچ کس را
شہبازِ لا مکانم آں جا نہ جا مگس را
لوح و قلم وعرش وکرسی کونین را نیابد
فرشتگاں نہ گنجد آں جا نہ جا ہوس را

جس جگہ میں پہنچا ہوں، وہاں پہنچنا ہر ایک کے لئے ممکن نہیں۔
میں لامکاں کا شہباز ہوں۔ یہ جگہ مکھی کی نہیں ہے۔
(وہاں) لوح، قلم، عرش، کرسی اور دونوں جہانوں کی رسائی نہیں۔
(وہاں) فرشتوں کی بھی گنجائش نہیں، وہ ہوس کی جگہ نہیں۔

میں شہباز کراں پروازاں

میں شہباز کراں پروازاں وچ دریا کرم دے ھُو
زبان تاں میری کن برابر موڑاں کم قلم دے ھُو
افلاطون ارسطو جیہے میرے اگے کس کم دے ھُو
حاتم جیہے لکھ کروڑاں در باھو دے منگدے ھُو

میں شہباز ہوں، میری پروازیں کرم کے دریا میں ہیں۔
میری زباں میں کُن کی طاقت ہے۔ میں قلم کی تحریں بدلتا ہوں۔
افلاطون اور ارسطو جیسے (فلسفی) میرے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتے۔
حاتم جیسے کروڑوں سخی باھو کے دروازے پر بھیک مانگتے ہیں۔

اھداء

ایک مریدِ خام...........طالبِ ناتمام

یہ گلدستۂ عقیدت ومحبت

اپنے مرشد صادق...........ہادیٔ برحق

دُرِّ دریائے ملکوت...........ہمائے اوج لاہوت

محبوبِ سبحانی...........شہبازِ لامکانی

برہان الواصلین...........سلطان العارفین

سیدی مرشدی حضرت سخی سلطان باھو قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

کی بارگاہ فقر میں،...........بصد ادب واحترام

پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

''گر قبول اُفتد زہے عزوشرف''

خاکپائے شیخ کامل

محمد حسین ساجد الہاشمی القادری

Burnett Place, Bradford, UK

جمعرات:9 صفر المظفر 1414ھ

29 جولائی 1993

ابتدائے نگارش

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ الۡاَمِیۡنِ

اَمَّا بَعۡدُ:

فَاَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۞

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَبَارَکَ فِیۡ الۡقُرۡآنِ الۡمَجِیۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِیۡدِ

﴿اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۞﴾

وہ جلیل القدر نفوسِ قدسیہ ....جن کا گلستانِ زیست ....اطاعتِ پروردگار ....جل جلالہ ....اور اتباعِ مدنی تاجدار ....احمد مختار ....صلی اللہ علیہ وسلم ....کے گلہائے سر سبد سے مہکا ہے ....جن کا دامنِ حیات، عشقِ الٰہی ....اور ....محبتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ....کی معطر کلیوں سے لبریز ہے جن کو بارگاہِ صمدیت کے قرب کے تصدق سے پروانۂ محبوبیت ....حاصل ہے..........جن کی زندگی کے لمحہ لمحہ پر ربِ کائنات ....جل شانہ..........کی نصرت وحمایت کی چادر تنی ہے اور جو توفیقِ الٰہی سے

دریوزہ گروں کے ....کشکولِ مراد کو ....فیوض وبرکات ....اور ....انعامات واحسانات سے پل پل مملوء کررہے ہیں اور جو قرب کی اِن منازلِ رفیعہ پر فائز ہونے کے وصف ....''حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم'' اور...........''جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہووہ شبنم'' ہیں ....جن کو پروردگارِ عالم ....جل جلالہ ....نے اپنی صفاتِ کاملہ کا مظہر بنا کر قوتِ تصرف فی الکونین عطا کر رکھی ہے۔

''عجب شان ومقام کے مالک ہیں یہ لوگ''

صحیفۂ رشدوہدایت میں خداوندِ قدوس نے ان کو اسمائے کثیرہ سے یاد کیا ،ان کو القاب عدیدہ عطا کئے ....بلا شک وشبہ...........ہر اسم ہی ....ہر لقب ہی ....امتیازی شان کا غماز ہے ....ان ہی اسمائے کثیرہ ....میں سے ایک اسم ....انہی القابِ عدیدہ میں سے ایک لقب ....''ولی'' ....ہے ....یہ مختصر بھی ہے ....اور جامع بھی ....دربارِ الوہیت میں برگزیدگی کی شرائط سے بھی نقاب کشائی کرتا ہے ....تقرب وتکرم کی علامات مستورہ سے بھی گھونگھٹ اٹھاتا ہے...........یہ معانی و مفاہیم کا بحر بیکراں ہے ....مقاصد و مطالب کا دریائے نا پیدا کنار ہے ....اسرار ورموز کا لامتناہی سمندر ہے...........وصول الی اللہ کی شاہراہ بھی دکھاتا ہے...........اوراس شاہراہِ محبت اطاعت پررواں دواں ....مسافروں پر برسنے والی ....عنایات و نوازشات کی موسلادھار بارش کا بھی نظارہ کراتا ہے

............لفظ ولی کے متعدد معانی لغویہ ہیں ....جو منزلِ ولایت کی پوری داستان سناتے ہیں ....لفظ ولی کے مفاہیم ....اور معنوی وسعت کے آئینہ میں آیئے ! ....اے اہل نظر ! ....اے اہل فکر ! ....برہان الواصلین ....قدوۃ السالکین ....سلطان العارفین ....حضرت سلطان باھو ....قدس سرہ العزیز ....کے پیکر جمال کا مشاہدہ کریں۔

پھلا باب

تابع و مطیع

﴿ اِنْ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۞ ﴾

{ الانفال:34 }

”اس کے اولیاء ہی تو پرہیز گار ہیں۔“

”فقر آزادی سے نہیں،

بلکہ علم و عمل اور شریعت و طریقت کے جمع کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔“

(ارشادِ سلطان العارفین m)

{ عین الفقر:20 }

شریعت

شریعت نور سر ایست از نبی
ایں شریعت کے رسند اہل از شقی
شریعت شرف است عرب با رسول
ایں شریعت برد با حاضر رسول

جز شریعت نیست راہِ معرفت
اہلِ بدعت چیست باشد خر صفت
{ امیر الکونین }

شریعت، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، راز کا نور ہے۔
بد بخت لوگ اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟
شریعت رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عربوں کے لئے، شرف ہے۔
یہ شریعت بارگاہِ رسالت میں حاضر کرتی ہے۔
شریعت کے بغیر معرفت کی راہ ممکن نہیں ہے۔
اہلِ بدعت کیا ہیں؟ گدھے ہیں۔

سچا راہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) والا

اندر وچ نماز اساڈی ہکسے جا نتیوے ھو
نال قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھیوے ھو
ایہہ دل ہجر فراقوں سڑیا، ایہہ دم مرے نہ جیوے ھو
سچا راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم والا باھو جیں وچ رب لبھیوے ھو

ہماری نماز ایک جگہ ہی دل سے ادا ہوتی ہے۔
یہ قیام اور رکوع کے ساتھ بار بار پڑھی جاتی ہے۔
یہ دل ہجر کی آگ میں جل چکا ہے۔ نہ اِس کے لئے موت ہے نہ زندگی۔
سچا راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم والا ہے، اسی راہ میں رب ملتا ہے۔

پہلا معنیٰ: ''پیروی کرنے والا''

لفظ ولی کا معنی: ''پیروی کرنے والا'' ہے

یہ ہی طریقت وولایت کی شرطِ اوّلیں ہے............اطاعتِ رب العالمین جل جلالہ............اور اتباعِ رحمۃ للعالمین............صلی اللہ علیہ وسلم............کا نام ہی تقوی ہے............اور اسی کا نام شریعت ہے............صحیفہ رشد وہدایت نے دوٹوک الفاظ میں............اسی بنیادِ قویم............اور شرطِ مستقیم............کو بیان فرمایا ہے............آیئے! چشم بصارت وبصیرت سے مشاہدہ کریں۔

﴿اِنْ اَوْلِيَآءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾

{ الانفال:34 }

''صاحبان تقوی ہی اولیاء اللہ ہیں''

اسی طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝﴾

{ یونس:62,63 }

''خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کے دوست، نہ اِن پر خوف ہے نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔

جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔''

جی ہاں! یہ ہی تقوی............جو ولایت کی شرطِ اولین ہے، شریعت مصطفوی

کا دوسرا نام ہے .... یہ حقیقت .... صداقتوں سے لبریز حقیقت ہے جس کا ظاہر نور، ....

شریعت سے تابندہ ودرخشندہ نہیں،اس کا باطن بھی یقیناً تاریک واندھیرہے۔

جی ہاں !غور سے سنیے!فخر المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اَلْمُتَّقِیْ مَنْ سَلَكَ سَبِیْلَ الْمُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم وَنَبَذَ الدُّنْیَا وَرَاءَ الْقَفَا وَ كَلَّفَ نَفْسَهٗ الْاِخْلَاصَ وَالْوَفَاوَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا۔

{ الکبیر۔21:2 }

”صاحب تقوی وہ ہے جو شاہراہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گامزن ہو، دنیا پیٹھ کے پیچھے پھینک دے، نفس کو اخلاص و وفا کی مشقت میں ڈالے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔“

ہاں ہاں! سنو!

تبھی تو علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ دوٹوک الفاظ میں ارشاد فرما رہے ہیں:

اَلْوَلِیُّ مَنْ تَوَالَتْ طَاعَاتُهٗ مِنْ غَیْرِ تَخَلُّلِ مَعْصِیَةٍ۔

{ جامع کرامات الاولیاء 14:1 }

”ولی، وہ ہے جس کی فرماں برداری کے تسلسل میں نافرمانی رخنہ اندازی نہ کرے۔“

سبحان اللہ سبحان اللہ! ایک غلط فہمی، جس میں آجکل اکثر و بیشتر سادہ لوح عوام مبتلا ہے........... اس کا ازالہ کس قدر عمدہ طریقہ سے...........شیخ المشائخ ....ابو یزید طیفور بن عیسی بسطامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

لَوْ نَظَرْتُمْ اِلٰی رَجُلٍ اُعْطِیَ مِنَ الْکَرَامَاتِ مِنَ الْمَشْیِ عَلَی الْمَاءِ وَاِحْیَاءِ الْمَوْتٰی وَطَیِّ الْمَسَافَۃِ الْبَعِیْدَۃِ فِی الزَّمَانِ الْقَلِیْلِ وَنَحْوِ ذَالِکَ حَتّٰی تَرَبَّعَ فِی الْھَوَاءِ فَلَا تَغْتَرُّوْا بِہٖ حَتّٰی تَنْظُرُوْا کَیْفَ تَجِدُوْنَہٗ عِنْدَ الْاَمْرِ وَالنَّھْیِ وَحِفْظِ الْحُدُوْدِ وَاَدَاءِ الشَّرِیْعَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ۔

{ الحدیقۃ الندیۃ 177,178:1 }

"اگر کوئی شخص صاحبِ خوارق ہو........... پانی پر چلتا ہو...........مردوں کو زندہ کرتا ہو...........زمانہ قلیل میں مسافت بعیدہ طے کر لیتا ہو...........فضا میں چار زانو بیٹھتا ہو...........تو ان خوارق کو دیکھ کر دھوکہ میں نہ پڑ جانا........... یہ ولایت کی علامات نہیں ہیں...........علامت ولایت تو شریعت مصطفوی کی پیروی ہے۔"

جی ہاں!...........ولی وہی ہے جس کی طاعات مسلسل میں معصیت رخنہ اندازی نہ کرے...........اسی کا نام تقوی ہے...........اسی کا نام پیروی سنت ہے ....اسی کا نام شریعت ہے...........اس راہِ تقوی و شریعت سے بے نیاز ہو کر...........جو مدعی ولایت ہے...........وہ مفتری ہے...........وہ کاذب ہے...........بحر شریعت میں غوطہ زنی کے بغیر گوہر ولایت کا حصول ممکن ہی نہیں۔

حسنِ ذات

اس ولایت کی شرط اولیں کا جائزہ............آیئے............سلطان العارفین حضرت سلطان باھو............قدس سرہ العزیز............کی حیات طیبہ اور تعلیمات طاہرہ میں لیں:

جی ہاں! میرے شیخ کامل کی کتب شریعت اور تقوی کی اہمیت سے لبریز ہیں ۔اپنی معرکتہ الاراء کتاب ''عین الفقر'' کی تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

1۔ مخفی نہ رہے کہ میں نے اس کتاب کو جس کا نام ''عین الفقر'' ہے اس لئے لکھا کہ طالبانِ خدا اور فقیران فنا فی اللہ کو ہر مقام میں خواہ مبتدی ہوں ،............یا متوسط ہوں............یا منتہی ....فائدہ دے اور صراط مستقیم پر قائم رکھے اور اسرار و مشاہدات............اور تجلیات و انوار............توحید عین ذات پر انہیں............علم الیقین............عین الیقین............اور حق الیقین حاصل ہو،اور اس پر انہیں ثابت قدم رکھے اور اس کی محبت کا جوش دے،جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے:

کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّافَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔

''میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے پسند کیا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔''

تا کہ وہ لوگ ۔۔۔۔یعنی طالبانِ خدا اور فقیرانِ فنا فی اللہ۔۔۔۔استدراج

وبدعت میں نہ پڑ جائیں اور شریعت کی تکذیب اور اس کی مخالفت کر کے اس آیت کے مستحق نہ بن جائیں۔

﴿ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۞ ﴾

{ الاعراف:182,183 }

''انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں انہیں ڈھیل دوں گا۔ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پُختہ ہے۔''

چنانچہ كُلُّ طَرِيْقَةٍ رَدَّتْهَا شَرِيْعَةٌ فَهِيَ زَنْدِيْقِيَّةٌ وارد ہوا ہے۔

''ہر طریقہ جس کو شریعت رد کر دے وہ زندیقیت ہے۔''

{ محک الفقر:7 , مجالستہ النبی:13 ، عین الفقر:2 ، نورالہدی:3 }

چند صفحات بعد آپ رقم طراز ہیں:

2۔ ''پس مرشد کامل و مکمل۔۔۔۔تابع رسول اللہ ﷺ ہے۔وہ طالب اللہ کی طرف نظر اور توجہ کرتا ہے، تو اس کا دل بیدار اور زبان پر ذکر اللہ بے گمان جاری ہوتا ہے۔ہمسائے اسے دیوانہ جانتے ہیں اور مخلوق اسے بیگانہ بتاتے ہیں مگر وہ خدا تعالیٰ سے یگانہ ہوتا ہے، اور اس کی زبان پر یہ ترانہ ہوتا ہے۔

رد خلقیم ہر کہ پندارد رد خلق اوست وفقیر لایرد

{ عین الفقر:7 }

جوکوئی یہ جانے کہ ہم لوگ مخلوق کے رد کئے ہوے ہیں سو وہی مخلوق سے رد کیا ہوا ہے۔

،فقیر کسی سے رد نہیں ہوتا۔‘‘

3۔ ’’جب فقیر فنا فی اللہ اس مقام پر پہنچتا ہے، سکر اس پر غالب ہوتا ہے،
اورنورِ توحید تین جگہوں پر ظاہر ہوتا ہے۔

اول: پیشانی (ماتھا)

دوم: چشم (آنکھ)

سوم: قلب (دل)

اگران تینوں مقامات سے عبادت ظاہر ہوتو فقیر صاحب معرفت ہوتا ہے،
ورنہ نور سلب ہو جاتا ہے۔
عبادتِ پیشانی، سجدہ پر قائم رہنا ہے،
عبادتِ چشم، شریعت پر نظر رکھنا ہے
اور عبادتِ قلب، تصدیق اور متابعت رسول اللہ ﷺ پر قائم رہنا ہے۔‘‘
{ عین الفقر:14 }

سنوسنو! اے اہل قلب ونظر سنو!

4۔ سلطان العارفین علیہ الرحمۃ کیسی دلنشین اور دل آویز مثال سے سمجھا رہے ہیں!

علم باطن ہم چو مسکہ، علم ظاہر ہم چو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر، پیر

''علم ظاہر (شریعت) دودھ ہے اور علم باطن (طریقت) مکھن ہے۔
تو کیا دودھ کے بغیر مکھن کا حصول ممکن ہے؟''

{ کلید التوحید کلاں:2,60 ، مفتاح العارفین:12، عین الفقر:15 }

5۔ جی ہاں! کس قدر دوٹوک انداز میں فیصلہ فرمایا:

﴿كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٍ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ﴾

''ہر باطن (طریقت) جو ظاہر (شریعت) کے مخالف ہو وہ باطن نہیں باطل ہے۔''

{ امیر الکونین:48 اسرار قادری:50 نور الہدیٰ:3 }

{ مفتاح العارفین:11 عین الفقر:15 عقل بیدار:50 }

6۔ جی ہاں! ذرا غور سے سنو ارشاد مرشد گرامی:

''فقر آزادی سے نہیں،
بلکہ علم و عمل اور شریعت و طریقت کے جمع کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔''

{ عین الفقر:20 }

7۔ آپ فرماتے ہیں:

''ابتدائے طریقہ قادری کو پانچ علم حاصل ہوتے ہیں:

1۔ علمِ قرآن بتفسیر واحادیث

2۔ علم دعوت کہ ہر دم اس کی زبان سے تکبیر نکلتی ہے۔

3۔ نظر کیمیا کہ مردہ دلوں کو ایک نظر میں زندہ کرتا ہے

اور عارف باللہ بنا تا ہے، اس کا وجود اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

4۔ علم تاثیرات، تصورات، برزخ،

اسم اللہ سے اسے روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

5۔ علم فنا فی اللہ سے وہ اپنے نفس پر حاکم ہو کر اسے شریعت کا تابع

بنا تا ہے۔

{ گنج الاسرار:11 }

گویا درویش صفت انسان منزل فنا فی اللہ پر بھی شریعت کے تابع رہتا ہے ....کس قدر دھوکہ باز ہیں وہ لوگ جو اس راہ پر چلنے سے قبل ہی خود کو شریعت سے بے نیاز بتاتے ہیں۔

8۔ سنو سنو! حضرت سلطان العارفین قدس سرہ العزیز ارشاد فرما رہے ہیں:

''محقق عارف باللہ وہ ہے جو اپنے ظاہر کو لباس شریعت سے آراستہ کرے اور باطن، جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پر نور حضور میں ہو............عارف کے لئے ضروری ہے کہ صبح شام شریعت کو مدنظر رکھے، جو کام کرے دیکھ لے شریعت مطہرہ کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر مطابق ہو تو کرے، نہ ہو تو نہ کرے۔''

{ مفتاح العارفین:11 }

9۔ راہ طریقت کو راہ شریعت سے جدا کرنے والے نام نہاد صوفیو! سنو! سلطان

الفقراء علیہ الرحمۃ کیسے دلنشین انداز میں وضاحت فرمارہے ہیں۔

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قدم مبارک ہیں:

ایک ظاہری

ایک باطنی۔

ظاہری قدم، شریعت نبوی ہے، جس سے امر معروف روشن ومکشوف ہوتا ہے اور باطنی قدم سے وہ طریقہ مراد ہے جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر وفکر سے معرفت الٰہی کے اسرار کو پہنچے ہیں تو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر اور باطنی قدم کی پیروی کرتے ہوئے خود کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچا تا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر خوش ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اقدس سے تیرا ظاہر و باطن سنور جائے اور جو شخص اپنے آپ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نہیں پہنچاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم نہیں چلتا، وہ جناب کی امت سے کیسے ہوسکتا ہے؟ ظاہری شریعت اور باطنی اسرار پر تعجب نہ کر۔ عارف باللہ کے لئے دونوں قدم بمنزلہ پر و بال کے ہیں۔''

{ مفتاح العارفین:12 }

خود کو شریعت سے بے نیاز سمجھ کر راہ طریقت پر چلنے والے دیکھ! کہیں غلامان مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی صف میں بھی تو ہے؟ یا اخوان الشیاطین میں داخل ہورہا ہے؟

10۔ سنیے سنیے! حضور سلطان الفقراء علیہ الرحمۃ ارشاد فرمارہے ہیں:

''ریاضت کی دو قسمیں ہیں:

1۔ نفس کے فنا کے واسطے۔

2۔ نام و ناموس اور رجوعات خلق کے لئے۔

دوسری میں نفسانی خواہشات ....زلف و خال کی مستی..........حسن و عشق کی قیل و قال..........سرود و سماع و دیوانگی..........سر پاؤں سے ننگا رہنا..........داڑھی چٹ کرانا ....آہیں لینا..........رو کر کپڑوں کا پھاڑنا ....شراب کا پینا..........اور نماز کا ترک کرنا ہوتا ہے۔

یہ تمام علامات، خام مرشد اور نا تمام ادھورے طالب کی ہیں۔

طالب میں حسب ذیل اوصاف ہونے چاہئیں:

1۔ قرآن کریم کا حافظ ہو۔

2۔ فضیلت اعلیٰ درجے کی رکھتا ہو۔

3۔ حوصلہ وسیع ہو۔

4۔ ہر علم سے باخبر ہو۔

5۔ صاحب دانش و آثار ہو۔''

جی ہاں !عارف کامل وہی ہے جس کی جلوتیں،خلوتیں،شب کی تنہائیاں، دن کے جمگھٹے، سب کے سب شریعت مصطفوی کے نور سے منور ہیں۔

11۔ یہی تو میرے مرشد صادق قدس سرہ العزیز ارشاد فرما رہے ہیں:

''عارف دو حال سے خالی نہیں ہوتا، اگر وہ بیدار ہوتا ہے تو عبادت و بندگی میں ہوشیار و چالاک رہتا ہے اور اگر خواب میں ہوتا ہے تو مشاہدہ میں غرق ہو کر باادب

رہتا ہے ۔ یہ مرتبہ ظاہر و باطن میں شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے جو انسان کو، منصف مزاج، حق شناس اور عادل بنا دیتی ہے اور ادائے حقوق اللہ اور ادائے حقوق العباد کی طرف مائل کرتی ہے۔''

{ مجالسۃ النبی:4 }

12۔ سلطان الفقراء قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

'' دین کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ خدمت خلق ہے............

جی ہاں! عباد الرحمٰن کی زندگی کے دو گوشے ہوتے ہیں۔ایک طرف تو وہ معبود حقیقی کی یاد میں مگن رہتے ہیں اور دوسری طرف خلق خدا کے لئے سرتا پا رحمت ہی رحمت ہوتے ہیں۔

دین کا دوسرا حصہ سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا ہے، جس سے انسان ظل اللہ اور اہل اللہ بنتا ہے، مگر سنت نبوی پر کار بند رہنا ہر ایک کا کام نہیں بلکہ جواں مردوں کا کام ہے۔''

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی   نہ ہر دل تواں گفت گنج الٰہی

ہر سر بادشاہی کے لائق نہیں ہوتا اور نہ ہر دل خدائی خزانوں کے قابل ہوتا ہے۔

{ مجالسۃ النبی:13 }

13۔ سلطان العارفین علیہ الرحمۃ کیسا دوٹوک فیصلہ فرما رہے ہیں جس کے بعد شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

''ہرایک خلاف شریعت بات مردود ہوتی ہے۔''

{ مجالستہ النبی:20 }

14۔ میرے مرشد صادق علیہ الرحمہ کے ہاں تو جو شخص خلاف شریعت امور کا مرتکب ہوتا ہے، اسے کوئی حق نہیں کہ وہ مرشد کہلائے۔آپ فرماتے ہیں:

''مرشد کامل آٹھ چیزوں سے پہچانا جاتا ہے:

چار ظاہری چار باطنی

اول یہ ہیں:

1۔ صدق مقال

2۔ اکل حلال

3۔ طاعت

4۔ ہمت وتوفیق کبھی خدائے تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

شریعت نے جس بات کو منع کر دیا، اس کے قریب تک نہ جائے۔

{ کلیدالتوحید:۱۰ }

15 اے فریب خوردہ صوفیو!۔۔۔خود کو طاعت بندگی سے بے نیاز سمجھنے والو سنو!

شہباز ولایت علیہ الرحمۃ کیا ارشاد فرما رہے ہیں:

اگرچہ توحید میں کتنا ہی غرق ہو جائے، مگر خلاف شرع ظاہر نہ ہونا چاہیئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

اِذَا رَأَیۡتَ رَجُلاً یَّطِیۡرُ فِی الۡھَوَاءِ وَیَمۡشِیۡ عَلَی الۡمَاءِ وَتَرَكَ سُنَّةً مِّنۡ سُنَّتِیۡ فَاضۡرِبۡهُ بِالنَّعۡلَیۡنِ۔

''اگر تو کسی شخص کو ہوا میں اڑتا ہوا دیکھے، یا پانی پر چلتا ہوا دیکھے، مگر میری سنت کا تارک ہو، تو اسے دونوں جوتوں سے مار۔''

{ عین الفقر:28 }

جی ہاں!............یہ حسین شاہراہ............شاہراہِ ولایت............شریعت مصطفوی علیہ الصلوۃ والسلام کی شاہراہ ہے............اس کی ابتدا بھی شریعت ہے اور انتہا بھی۔

16۔ سنیئے! سلطان العارفین............نور اللہ مرقدہ............کا ارشاد گرامی ہے:

''فقر میراث محمدی ہے،
اس لئے کہ فقیر کی ابتدا بھی شریعت ہے اور انتہا بھی شریعت ہے۔''

{ عین لفقر:114 }

شریعت کا ولایت کے ساتھ اتنا گہرا تعلق اور ربط ہے جو کسی عالم میں بھی نہیں ٹوٹتا............ہاں ہاں!............جو احبابِ بصیرت، وقتِ ولادت ہی............اس منصب رفیع پر فائز ہوتے ہیں............وہ بھی اس شاہراہ پر جادہ پیما ہو کر منزل محبوبیت تک پہنچتے ہیں۔

17: سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''حضرت شاہ محی الدین قدس سرہ العزیز شکم مادر میں مراتب فقر پر پہنچے اور

شریعت پر قدم بقدم چل کر محبوبیت کا مرتبہ حاصل کیا۔''

{ عین الفقر:117 }

جی ہاں !........... بدن،عبادت وریاضت میں ....جسم،مجاہدہ مشقت میں اگر روح شریعت کارفرما نہیں..........تو یہ مردہ بدن بجائے نفع کے نقصان وضرر کا خوگر ہے۔

18۔ سنیے! میرے مرشد صادق کا دوٹوک فیصلہ سنیے :

''بغیر اتباع شرع کوئی مشقت اور ریاضت کام کی نہیں، اگر ایسا فقیر پانی پر چلتا ہے تو جان لو گھاس ہے اور اگر ہوا میں اڑتا ہے تو جان لو مکھی ہے۔اس سے زیادہ اس کی کوئی وقعت نہیں۔''

{ عین الفقر: }

19۔ ظاہر و باطن میں حد فاصل کھینچ کر دونوں راہوں کو جدا سمجھنے والو!

یہ راہیں تو ایک ساتھ چلتی ہیں۔

سلطان الفقر علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

''جو باطن ظاہر کے موافق نہیں وہ بدعتی ہے۔

خلاف شرع ہے۔شیطان کے موافق ہے اور قرآن کے مخالف ہے۔

{ اسرار قادری:15 }

اس راہ مستقیم سے بیگانگی طریقت سے بیگانگی ہے۔

اہل طریقت کا طرہ امتیاز یہی ہوتا ہے۔

20۔ سلطان العارفین علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

''جو لوگ خلاف شرع ہیں، معرفت سے محروم ہیں۔

دیوانہ سب سے بیگانہ اور ہوشیار، شریعت شہسوار اور عارف نظار ہوتا ہے۔''

{ عقل بیدار:51 }

کثرت سے وحدت کی طرف حسین سفر............شاہراہِ شریعت پر ہی ہوتا ہے............اسی راہ کا مسافر............دوئی و غیریت کی تمام منازل طے کر کے بالآخر............یکتائی کا دُرِّ یکتا حاصل کر لیتا ہے............ہاں ہاں............یہ توفیق ....تو رحمتِ حق سے عطا ہوتی ہے............کہ اسی راہ کا مسافر............فنا فی اللہ کے مقامِ رفیع پر فائز ہوتا ہے ،اور ہمہ وقت دیدار ذات میں مستغرق رہتا ہے............جی ہاں! دیکھئے میرے شیخ کامل کے جمال کو۔

پنج بودم سہ شدم اکنوں دوم ازدوئی بگزشتم و یکتا شدم

ایں بود توحید رحمت حق عطا ایں بود فی اللہ فنا رویت لقا

میں پانچ تھا، پھر تین ہوا اور اب دو ہو گیا، دوئی سے گزر گیا اور ایک اور یکتا بن گیا۔

یہ توحید ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی عطا ہے، یہ فنا فی اللہ اور باری تعالیٰ کی رویت کا مقام ہے۔

{ امیر الکونین:55 }

21۔ شریعت تو ایک ایسا زینہ ہے جو وصال و قرب کی منزل رفیع تک پہنچاتا ہے۔

سلطان العارفین علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

’’یہ تمام مراتب شریعتِ محمدی سے حاصل ہوتے ہیں، اور اسی کی برکت سے علم عین اور باطن حاصل ہوتا ہے، یہ عین بخش اور عین نما ہے۔‘‘

{ امیر الکونین:55 }

اے مسافرِ راہِ طریقت ! گوش و ہوش سے سن !اور سلطان الفقراء کی اس نصیحت کو دل کی اتھاہ گہرائیوں میں جگہ دے۔اس واقفِ اسرارِ حقیقت کی نصیحت سے بے نیاز ہو کر اس شاہراہ پر قدم رکھنا............گمراہی و معصیت کے سوا کچھ نہیں۔

22۔ سلطان العارفین علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

’’بدن پر شریعت کا لباس پہن ....شریعت ہی میں کوشش کر ....شریعت ہی کی فرمانبرداری کر۔ جو غیر شرع اور نافرمان ہے اسے چھوڑ دے۔‘‘

{ امیر الکونین:74 }

جی ہاں !قرب و وصال کی منازلِ رفیعہ جو میرے مرشدِ صادق کو میسر ہیں ہر کسی کو میسر نہیں............ایک طرف دیدار نورِ وحدت کی تابندگی سے قلبِ انور جگمگا رہا ہے............دوسری طرف سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوریٔ خاص حاصل ہے ....یہی تو وجہ ہے کہ اب کسی اور کی حاجت ہی آپ کو نہیں رہی۔

23۔ سلطان العارفین علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

چوں نمے بینم کہ بنماید مرا ازلقائے یافتم وحدت صفا

باحضوری مصطفیٰ ہم جاں نفس احتیاجے کس ندارم ہیچ کس

میں اس لئے غیر کو نہیں دیکھتا تا کہ مجھے دیدار الٰہی حاصل ہو جائے۔دیدار الٰہی سے میں نے یکتائی اور پاکیزگی حاصل کر لی۔

{ امیرالکونین:99 }

24۔ ولایتِ فقر کے شہنشاہ ....رحمہ اللہ تعالیٰ ....کس قدر بر ملا اعتراف کرر ہے ہیں۔سن! گوشِ ہوش سے سن!

''یہ مراتبِ عظمی ....سعادتِ کبریٰ..........مجھے شریعت سے ہی نصیب ہوئی..........میں نے ہمیشہ شریعت کو ہی اپنا پیشوا بنایا..........طالبُ اللہ خواہ مبتدی ہو یا منتہی..........اسے چاہیئے کہ صبح و شام شریعت کو ہی مدنظر رکھے..........جو کچھ شریعت حکم کرے،اس کے مطابق عمل کرے کیونکہ وہ منجانب اللہ حق ہے اور جس بات سے شریعت منع کرے اسے نہ کرے کیونکہ وہ باطل اور بدعت ہے، ہزار بار استغفار ہے۔''

آیئے..........میرے مرشد صادق کی زبانِ حق ترجمان سے اہمیت شرع کا ترانہ سنیے..........آپ اسے آقائے دو جہاں علیہ الصلوۃ والسلام کا نور باعث حضوری مصطفیٰ اور معرفت حق اور لذت دیدار یار سے آشنا ہونا ارشاد فرماتے ہیں:

شریعت شہر است آں دار الاماں
نیست آں جاں نفس وقلب روح وتن

شریعت تو امن وامان والا شہر ہے، جہاں نفس، دل، روح اور تن کی جگہ نہیں ہے۔

شر یعت نو ر سر یست ، ا ز نبی

ایں شر یعت کے رسد اہل ا ز شقی

شریعت آقائے دو جہاں ﷺ کا نور سر ہے۔ تبھی تو بدبختوں کو اس شریعت تک رسائی حاصل نہیں۔

شریعت شرف است عرب با رسول

ایں شر یعت بر د حا ضر با رسو ل

شریعت تو آقائے دو جہاں ﷺ کا وہ شرف ہے، کہ یہ شریعت حضوری مصطفیٰ ﷺ عطا کرتی ہے۔

ہر مرا تب ا ز شر یعت د ید ہ ا م

بے حجا بے ا ز میا ں بد ر د ید ہ ا م

میں نے تو سبھی مراتب شریعت سے حاصل کیئے ہیں۔ اور بے حجاب دیدار حاصل کیا ہے۔

شر یعت شوق است برشہد ا ز شکر

لذ ت د ید ا ر بخشد بہر ہ و ر

شریعت کی چاشنی تو شہد و شکر سے برتر ہے، اسی سے لذت دیدار حاصل ہوتی ہے۔

جز شر یعت نیست را ہِ معر فت

اہل بدعت چیست با شد خر صفت

شریعت کے بغیر راہ معرفت ممکن ہی نہیں، شریعت کے مخالف تو خر صفت ہیں۔

شر یعت خلعت بو د بر تن تما م

بے شریعت نیست عارف اہل خام

شریعت تو تمام بدن کی خلعت ہے، بے شریعت تو عارف نہیں، اہل خام ہے۔

شریعت خوش وقت گرادانندمرا

ا ز شر یعت یا فتم ا للہ بقا

شریعت نے مجھے مسرتیں عطا کی ہیں، شریعت سے ہی مجھے بقااللہ کی منزل ملی ہے۔

شریعت ایمان انوارش عطا

ایں عطائے شدمرارہبرخدا

شریعت تو ایمان ہے اس کے انوار کی عطا ہے۔

یہی عطا خدا تعالیٰ تک میری رہبر ہوتی ہے۔

با ھو سر راستی د ر شرع کوش

ازشریعت معرفت توحیدنوش

اے باھو (علیہ الرحمہ)!

سچائی کا تقاضہ ہے کہ شریعت کی پیروی کر، شریعت سے معرفت توحید کا جام نوش کر۔

{ امیرالکونین:100 }

26۔ سلطان العارفین ارشاد فرماتے ہیں:

''دیدار کے مراتب اور علمِ ،دیدار شریعت سے ہی حاصل ہوتے ہیں اور شریعت ہی ہر علم کی روح رواں ہے بے شرع سراسر بے حیائی اور شرمندگی ہے۔''

{ امیر الکونین:119 }

27۔ میرے مرشد ِصادق............پیرِ کامل............رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ....عجز و انکسار کا پیکر اتم بنے............محبت و خلوص کی تصویر تام بنے۔۔۔۔خود سے مخاطب ہیں ....اور............طالبان حق کو قرب و وصال کی رفعتوں تک رسائی کی رہنمائی کر رہے ہیں............اے طالبِ صادق! تو مدنی آقا ﷺ کے قدم ہائے قدس کی خاک بن جا............عرش کی عظمتیں تجھے نصیب ہو جائیں گی۔

باھو شو خاک پائے مصطفیٰ تا ترا حاصل شود بر عرش جا

{ محک الفقر خورد:44 }

اے باھو! مصطفیٰ کریم ﷺ کے قدمین شریفین کی خاک ہو جا۔

تا کہ تجھے عرشِ بریں کے اوپر جگہ نصیب ہو۔

شریعت مصطفوی کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کرنے والے اقوال سے میرے شیخ صادق ۔۔۔۔مرشد کامل ۔۔۔۔حضرت سخی سلطان العارفین ۔۔۔۔سلطان باھو۔۔۔۔قدس سرہ العزیز............کی تصانیف لبریز ہیں۔۔۔۔طوالت مضمون کے خدشہ سے اسی قدر پر اکتفا کر رہا ہوں۔

کامل اتباع و اطاعت

سبحان اللہ ،سبحان اللہ !............سلطان العارفین سلطان باھو

............قدس سرہ العزیز ....کی فطرتِ سلیمہ ہی شریعتِ مطہرہ کی تابع تھی............یہی وجہ ہے کہ بچپن سے ہی............مدتِ رضاعت میں جب رمضان المبارک جلوہ گر ہوتا............تو احترامِ رمضان میں............صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک............اپنی والدہ ماجدہ ....علیہا الرحمۃ............کا دودھ نوش نہ فرماتے۔یعنی والدین کریمین کی طرح صائم النہار رہتے۔

{ فیضان باھو:17 ، سوانح سلطان العارفین:29 }

شریعتِ مطہرہ............حیاتِ طیبہ کے ہر گوشہ پر حاوی ہے۔

شیخ الاولیاء حضرت شیخ حامد سلطان ....رحمۃ اللہ تعالی............ اپنے والدگرامی سے روایت فرماتے ہیں:

''سلطان العارفین حضرت سلطان باھو ....قدس سرہ العزیز ....نے فرائض واجبات اور سنن تو کجا............زندگی بھر ایک مستحب بھی قضا نہیں فرمایا۔''

سبحان اللہ العظیم!

{ سوانح سلطان باھو:32 }

باطنی واردات وجذبات............اور انوارِ ذاتِ کبریاء کا یہ عالم کہ لمحہ بھر بھی فرصت میسر نہیں............اور ظاہری استقامت کا یہ عالم کہ زندگی بھر ایک مستحب بھی ترک نہیں ہوا قوانین شرعیہ سے سرمو انحراف نہیں کیا۔ظاہر و باطن میں طریقہ نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم کی پیروی کی۔

﴿ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾

{ المائدہ:54 }

حضرت سلطان العارفین سلطان باھو ....قدس سرہ العزیز

............علاقہ پنجاب، دامانِ کوہِ غربی، جبلِ اسود سے............سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

............پرعمل پیرا............کوہِ سون سکیسر کی جانب تشریف لے گئے۔

آفتاب شبستانی دبیز پردوں کی اوٹ میں جا رہا تھا کہ پردۂ سماعت سے

الشھر الصوم

الشھر الصوم ۔۔۔۔کی صدا ٹکرائی۔۔۔۔خادم سے فرمایا:

''نورنگ! ہم پر ماہ صیام کی تعظیم وادب واجب ہے۔''

یہ ارشاد گرامی فرما کر ایک غار میں مراقب ہوئے اور دریائے وحدت میں یوں غرق ہوئے ....اور ایک ماہ کا طویل عرصہ اسی استغراق وانہماک میں گزر گیا کہ پھر **العید العید** کی صدا گونجی۔ حکم الٰہی سے حالت سکر سے حالت صحو کی طرف لوٹے...........فرمایا!

یہ ندا کیسی ہے؟

خادم نے عرض کی:

حضور! ماہ صیام اختتام پذیر ہوا اور عید آ گئی۔

یہ سنتے ہی آنکھیں برس اٹھیں کہ فضیلتِ رمضان، سحر وافطار، نماز پنجگانہ اور صلوۃ تراویح سے محروم ہو گئے۔ حالانکہ درویش حالت سکر میں احکام الہیہ کا مکلّف نہیں رہتا، بعدازاں آپ نے نمازوں، روزوں اور تراویح کی قضا کی۔

{ فیضان باھو:46 ، سوانح سلطان باھو:91 }

اندازہ فرمائیں! اتباعِ شریعت کا کس قدر خیال ہے کہ حالتِ صحو میں آنے کے بعد سب سے پہلے جس چیز کا خیال آیا وہ اتباعِ شریعت تھی...........خیال ہی نہیں...........بلکہ افسوس ہوا...........گریہ زاری کی...........اور قضا بھی کی۔

دوسرا باب

محبّ

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط

{ البقرہ:165 }

’’اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں ۔‘‘

’’اللہ بس، ماسوی اللہ ہوس‘‘

(سلطان العارفین علیہ الرحمہ)

جیں دل عشق خرید نہ کیتا

جیں دل عشق خرید نہ کیتا ،سو دل درد نہ پھٹی ھو
اس دل تھیں سنگ پتھر چنگے ،جو دل غفلت اٹی ھو
جیں دل عشق حضور نہ منگیا ،سودرگاہوں سٹی ھو
ملیا دوست نہ اونہاں باھو جنہاں چوڑ نہ کیتی تر ٹی ھو

جس دل نے عشق نہیں خریدا، اُس دل میں درد پھوٹا ہی نہیں۔
جودل غفلت میں الجھ گیا، اُس دل سے تو پتھر اچھے ہیں۔
جس دل نے عشقِ مصطفیٰ ﷺ نہیں مانگا، وہ دل تو راندۂ درگاہ ہے۔
باھو! جن لوگوں نے سرمایہ حیات نہیں لگایا، انہیں محبوبِ حقیقی نہیں ملا۔

بجام عشق می خوردم

بجامِ عشق می خوردم زہستی خویش خود مردم
سعادت گوئے خود بردم سر بازار سر بازم

ببازی عشق مے بازم دل و جاں را فدا سازم
بدم منصور می نازم یقیں خود را فدا سازم

میں عشق کا جام پیتا ہوں۔اپنی ہستی سے فنا ہوتا ہوں۔
خوش بختی کی گیند حاصل کرتا ہوں۔سرِ بازار سر کی بازی لگا تا ہوں۔

میں عشق کا کھیل کھیلتا ہوں۔دل و جاں کو فدا کرتا ہوں۔
منصور کی زندگی پر ناز کرتا ہوں۔اپنے یقیں کو قربان کرتا ہوں۔

دوسرا معنی۔۔۔۔''محبت کرنے والا''

لفظ ''ولی'' کا معنی۔۔۔۔محبت کرنے والا ہے۔

ابوالعباس نے کہا:

تاجدارِ کائنات ﷺ کے فرمانِ ذیشان،

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کا معنی ہے:

اَیْ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَتَوَلَّانِیْ فَلْیَتَوَلَّہٗ ۔

''جو مجھ سے محبت کرے، وہ علی سے محبت کرے''

علامہ ابنِ منظور فرماتے ہیں:

اَلْمُوَالَاۃُ ضِدُّ الْمُعَاوَدَۃِ ولایت (دوستی) عداوت (دشمنی) کی ضد ہے۔

اَلْوَلِیُّ ضِدُّ الْعَدُوِّ ولی (دوست) عدو (دشمن) کی ضد ہے۔

{ لسان العرب:411:15 }

ان برگزیدہ بندوں کی محبت کوئی عام اور معمولی محبت نہیں ہوتی............ یہ تو خداوند قدوس سے ٹوٹ ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں............صحیفۂ رشد و ہدایت خود شاہدِ صادق ہے:

خالقِ کائنات ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ﴾

{ البقرۃ:165 }

ہاں ہاں !............ یہ محبت تو ایسا شعلہ جوالہ بن کر ان کے دلوں میں بھڑکتی

ہے جو غیر اللہ کو یوں جلا کر خاکستر کر دیتی ہے کہ ان کے ذہن میں خیال تک نہیں آتا۔اس آتشِ محبت میں دنیا اور اس کی محبتیں ....عقبی اور اس کی لذتیں ....بھسم ہو کر رہ جاتی ہیں۔کائنات بھر میں انہیں غیر اللہ کا وجود تک نظر نہیں آتا بلکہ اپنے تعینات وتشخصات بھی معدوم ہو جاتے ہیں۔

جی ہاں! یہ ہی تو قاضی ثناالله پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

﴿اَلْعِشْقُ نَارٌ فِی الْقُلُوْبِ تُحَرِّقُ مَا سِوَی الْمَحْبُوْبِ یَعْنِیْ یَقْطَعُ عَنْ قَلْبِہٖ التَّوَجُّہَ اِلٰی غَیْرِ الْمَحْبُوْبِ فَیَجْعَلُہٗ نَسْیًا مَّنْسِیًّا کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ فِی الْوُجُوْدِغَیْرَ مَحْبُوْبِہٖ حَتّٰی یَسْقُطَ عَنْ نَّظْرِبَصِیْرَتِہٖ نَفْسُہٗ فَلَا یَرَی نَفْسَہٗ کَمَا لَایَرٰی غَیْرَہٗ﴾

{ المظہری 36:2 }

عشق دلوں میں بھڑک اُٹھنے والی ایک آگ ہے جو محبوب کے علاوہ ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے یعنی محبت کرنے والا محبوب کے علاوہ کسی اور کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا۔محبوب کے علاوہ ہر چیز کو یکسر یوں بھلا دیتا ہے جیسے محبوب کے علاوہ کوئی چیز موجود ہی نہیں یہاں تک کہ اس کی نگاہِ بصیرت میں اُس کی اپنی ذات بھی ساقط ہو جاتی ہے۔محبت کرنے والا محبت کے اس مقام پر جیسے کسی اور کو نہیں دیکھتا ایسے ہی وہ اپنی ذات کو بھی نہیں دیکھتا۔

جی ہاں!............اللہ جل شانہ کے ولی کے دل میں جب محبتِ الٰہی سایہ فگن ہوتی ہے،تو پھر لوازمِ محبت اس کی زندگی کے لمحہ لمحہ پر محیط ہو جاتے ہیں۔اس کا دل ہمہ

وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔شب و روز تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے ہیں ۔اس کی بستیٔ قلب میں غیر اللہ کی محبت سما ہی نہیں سکتی۔اس کی محبتیں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہیں اور نفرتیں بھی۔

قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کا ہی فرمان سن لیں:

﴿اَلْوَلِیُّ فِی اصْطِلَاحِ الصُّوْفِیَۃِ مَنْ کَانَ قَلْبُہٗ مُسْتَغْرِقًا فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یُسَبِّحُوْنَ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ مُمْتَلِیًا بِحُبِّ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَسَعُ فِیْہِ غَیْرُہٗ وَلَوْ کَانَ اٰبَاءُ ھُمْ اَوْاَبْنَاءُ ھُمْ اَوْاِخْوَانُھُمْ اَوْ عَشِیْرَتُھُمْ فَلَا یُحِبُّ اَحَدًا اِلَّا لِلّٰہِ فَلَا یَبْغُضُ اِلَّا لِلّٰہِ وَلَا یُعْطِی اِلَّا لِلّٰہِ وَلَا یَمْنَعُ اِلَّا لِلّٰہِ فَھُمُ الْمُتَحَاۤ بُّوْنَ فِی اللّٰہِ﴾

{المظہری 38:5:}

صوفیاءِ کرام کی اصطلاح میں ایسا شخص ہی صوفی کہلانے کا حق رکھتا ہے جس کا دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوبا رہے۔شب و روز اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس میں مصروف رہے۔جس کا دل ہمیشہ اللہ تعالی کی محنت سے لبریز رہے۔اپنے آباء و اجداد، والدین کریمین، بہن بھائی اور خاندان والوں سے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہی محبت کرے۔عاشقِ صادق اس مقام پر اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے۔اگر کسی سے نفرت کرتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کرتا ہے۔اگر کسی کو عطا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے۔اگر کسی دروازے سے خالی ہاتھ لوٹاتا ہے تو اللہ تعالی کے لئے ہی کرتا ہے۔

جمال باھو قدس سرہ العزیز

اب آیئے !اس آئینہ عشق و مستی میں جمال باہو قدس سرہ العزیز دیکھیں:
محبت الٰہی کا سمندر جب ٹھاٹیں مارتا ہے تو اس کی تند و تیز موجوں کے روبرو سودائے دنیا و آخرت ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہرتے ....اس منزل پر دنیا تو دنیا ،خواہشِ جنت اور خوفِ جہنم بھی ہوا ہو جاتے ہیں۔سنو سنو! محبت کی اس منزلِ رفیع پر سیدی سلطان العارفین سلطان باھو قدس سرہ العزیز فائز ہیں۔

از دل بیروں کشم غم دنیا و آخرت

یا خانہ ہائے رخت باشد یا جمال دوست

{ عین الفقر:12 }

میں نے اپنے دل سے غم دنیا و آخرت نکال ڈالا ہے۔

تا کہ یہ اسباب کی جگہ ہو یا جمال دوست کی۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو!

سبحان اللہ ،سبحان اللہ ! جب محبت کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے ،تو واقعتاً ....محبوبِ حقیقی پر زندگی کی ہر نعمت ....بلکہ زندگی بھی نثار کر کے ....مردِ مومن کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے..........اور وہ زبان حال سے یوں پکار اٹھتا ہے۔

جان دی ،دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

تبھی تو جب شاہ حبیب اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا:

درویش! کیا تیرے پاس دنیا کا مال ہے؟

آپ نے فرمایا:

جی ہاں!

شاہ صاحب کہنے لگے:

یاد رکھو............دو کام نہیں ہو سکتے............ پہلے مال ومتاع سے فارغ ہوتو پھراس مقصد (وصول الی اللہ) کے لئے یہاں آنا۔

آپ بلا تامل وتفکر گھر کو روانہ ہوئے ....ادھر والدہ ماجدہ نے بھی گھر بیٹھے ہی نگاہِ ولایت سے لختِ جگر کے عزم کو دیکھ لیا۔۔۔۔سو آپ نے مصلحت کے پیش نظر آپ کی ازواج کو اپنا زیور اور نقدی محفوظ کرنے کا حکم صادر کیا۔انہوں نے زمین میں دفن کر دیا تا کہ وقت ضرورت کام آئے۔

گھر آ کر سبھی مال ومتاع سے دامن حیات کو تہی کر دیا............ یہاں تک کہ اپنی لختِ جگر نورِ نظر کی انگوٹھی بھی اتار کے پھینک دی۔جو نظر بد کے لئے ڈالی گئی تھی ۔پھر نگاہِ ولایت نے تہہ زمین جھانک کر کہا:

’’امی جان! گھر سے ابھی مجھے دنیا کی بدبو آتی ہے۔‘‘

والدہ ماجدہ نے ارشاد فرمایا:

’’اگر بدبو آتی ہے تو جہاں مال نظر آتا ہے اٹھاؤ اور پھینک دو۔‘‘

چنانچہ آپ نے مدفون زیورات ونقدی کونکالا اور پھینک دیا۔

ہاں ہاں سنو! یہ دنیوی مال سے استغناء کا عالم تھا۔محبت الٰہی کا شعلہ جوالہ دیکھو۔واپس آکر شاہ حبیب اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری دی تو شاہ صاحب نے فرمایا:

اپنی رفیقہ ہائے زیست کے متعلق کیاارادہ ہے؟

عرض کیا:

جوحکم ارشادفرمائیں۔

چنانچہ آپ دیدارِ ذات میں مست الست واپس لوٹے تاکہ ان کو آزاد فرمادیں۔آپ کی والدہ ماجدہ نے اپنے نورِنظر کے ارادہ سے پیشگی ہی ارشادفرمایا:

بیٹاتمہاری مستورات اپنے حقوق تمہیں معاف کرتی ہیں۔

{ فیضان باھو:21 ، سوانح سلطان باھو:44 }

عجب چیز ہے لذت آشنائی!

سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو دنیاوعقبیٰ کا طلب گارمرد کہلانے کا بھی حقدارنہیں۔دنیا کا طلبگار عورت ہے۔عقبیٰ کا طلب گارہیجڑا ہے۔مردصرف وہی ہے جودنیاوعقبیٰ سے بے نیازطلب مولیٰ کا سوداہمہ وقت دل میں رکھتا ہے۔

سلطان العارفین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

﴿طَالِبُ الدُّنْیَا مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ﴾

دنیا کا طلب گار عورت ہے۔

آخرت کا طلب گار ہیجڑا ہے۔

صرف مولیٰ کا طلب گار مرد ہے۔

{ اسرارقادری:95 ، عین الفقر:24 ، نورالہدی:21

اسرارقادری:12 ، مفتاح العارفین:24 ، عقل بیدار:37 }

تبھی تو آپ ماسوا اللہ کو ہوس قرار دیتے ہیں۔اس جملہ کا تکرار اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ سیدی شیخ باھو قدس سرہ العزیز کا دامن زیست اس ہوس سے پاکیزہ ہے۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

{ اسرارقادری:52 ، عین الفقر:116 ، کلید التوحید:25 ، اسرارقادری:773

مفتاح العارفین:26 ، عقل بیدار:19 ، امیر الکونین:8 }

یہ محرمِ اسرار لوگ جنت کے بھی طلب گار نہیں ہوتے ،دوزخ سے بھی پناہ نہیں مانگتے۔اِن کی طلب بجز دیدار الٰہی کے کچھ نہیں ہوتی۔تبھی تو اگر ان کو دیدار الٰہی سے محروم کر کے جنت عطا کی گئی ،تو یہ آہ وبکا کریں گے اور اگر دیدار الٰہی کے سنگ دوزخ میں جھونک دیئے گئے تو مسرور ہوں گے۔

سلطان العارفین قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَوْ كَانَتِ الْجَنَّةُ نَصِيبَ الْعَاشِقِيْنَ بِدُوْنِ جَمَالِهِ ،وَاوَيْلَاهُ!

وَلَوْ كَانَتِ النَّارُ نَصِيبَ الْمُشْتَاقِيْنَ مَعَ وِصَالِ جَمَالِهِ ،وَا شَوْقَاهُ!﴾

اگر جنت اُس کے جمال کے بغیر عشاق کو عطا ہوئی، تو کیا مصیبت ہوگی!
اور اگر دوزخ اُس کے دیدارِ جمال کے ساتھ اہلِ شوق کو میسر آئی، تو کیا لطف ہوگا!
{ کلید التوحید:88 ، اسرار قادری:26 }

آتش شوق

تبھی تو روز قیامت..........میدانِ محشر میں خداوندِ قدوس..........اصنام پرستوں کے رو برو..........اِن کے معبودانِ باطلہ کو جہنم رسید کرے گا اور اصنام پرستوں سے فرمائے گا: تمہارے محبوب معبود جن کو تم ....معبود حقیقی کی طرح محبت کرتے تھے۔ تمہاری نگاہوں کے رو برو جہنم میں جل رہے ہیں..........اگر تم اپنے دعوی میں صادق ہو تو اپنے محبوب معبودوں کے قرب و وصال کی خاطر جہنم میں کود جاؤ لیکن کسی کو بھی اس جرأت کا حوصلہ نہ ہوگا۔

اب خداوند قدوس..........محبت سے لبریز آواز میں اپنے طالبوں کو بلائے گا، جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ فقط رضائے خداوند قدوس کے حصول کے لئے بسر ہوا تھا..........فرمائے گا:

﴿اِنْ کُنْتُمْ اَحِبَّائِیْ فَادْخُلُوْا فِیْ جَھَنَّمَ﴾

''اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو، تو جہنم میں کود جاؤ۔''

﴿فَیَقْتَحِمُوْنَ فِیْھَا فَیَجِدُوْنَھَا بَرْدًا وَّسَلَامًا﴾

یہ بغیر سوچے سمجھے اِس میں کود جائیں گے اور اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا پائیں گے۔

{ المظہری }

سبحان اللہ سبحان اللہ! سنو سنو! تاجدار کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

يَمُرُّ الْمُؤْمِنُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتُنَادِيهِ النَّارُ :
جُزْ عَنِّي يَا مُؤْمِنُ! فَقَدْ أَطْفَأَ نُورُكَ لَهَبِيْ ﴿

{ الکبیر:123:1 }

قیامت کے روز جب اہل ایمان پل صراط سے گزرے گا تو جہنم پکار اٹھے گا:
اے صاحبِ ایمان! جلد گزر جا۔ تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا کر رکھ دیا ہے۔

تیسرا باب

قریب

﴿نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ﴾

{ ق:16:50 }

''ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''

''اہل نماز کو رکوع و سجود میں لبیک عبدی جواب ملتا ہے،

اور عارف باللہ کے لئے ہر دم لبیک عبدی کا جواب موجود ہے''

(ارشاد باھو قدس سرہ العزیز)

{ عین الفقر }

عینوں عین تھیو سے باھو

احد جد دتی وکھالی از خود ہویا فانی ھو
قرب وصال مقام نہ منزل نہ اوتھے جسم نہ جانی ھو
نہ اوتھے عشق محبت کائی نہ اوتھے کون مکانی ھو
عینوں عین تھیو سے باھو سر وحدت سبحانی ھو

جب ذاتِ احد نے تجلیات وارد فرمائیں تو میں اپنے آپ سے فانی ہو گیا۔
وہاں نہ تو قرب و وصال رہا اور نہ مقام و منزل۔ نہ ہی وہاں جسم رہا اور نہ ہی روح۔
نہ وہاں عشق و محبت رہی اور نہ ہی کون و مکاں۔
(اس حال میں) اے باھو! ہم وحدتِ سبحانی کا عین راز بن گئے۔

ہر دم من حاجیم

ہر دم من حاجیم قرب از کرم
کعبہ را در دل بہ بینم نیست غم
ہم صحبتم با مصطفیٰ با ہر دوام
ظاہر و باطن یکے گردد تمام
{امیر الکونین}

میں ہر وقت حاجی ہوں، مجھے کرم سے قرب میسر ہے۔
میں دل سے کعبہ دیکھتا ہوں، مجھے کوئی فکر نہیں۔
مجھے ہر وقت مصطفیٰ کریم ﷺ کی حضوری نصیب ہے۔
میرا ظاہر اور باطن بالکل ایک ہو چکا ہے۔
{امیر الکونین}

تیسرا معنی............قریب

ولی کا تیسرا معنی ....قریب ہے۔

صحیفہ رشد و ہدایت ،قرآنِ حکیم میں ہے :

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

{ الاحزاب:6 }

”نبی کریم ﷺ تو اہل ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔“

امام راغب اصفہانی ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْوَلَاءُ وَالتَّوَالِیْ اَنْ یَّحْصُلَ شَیْأَنِ فَصَاعِداً حُصُوْلًا لَیْسَ بَیْنَهُمَا مَا لَیْسَ مِنْهُمَا

الـولاء اور التـوالـی دو یا زیادہ چیزوں کے ایسے قرب کو کہتے ہیں کہ ان کے درمیان غیر نہ ہو۔

{ المفردات:533 }

یوں تو ہر ذرۂ کائنات کو پروردگار عالم سے قرب حاصل ہے۔اسی کے قرب کے تصدق سے موجودات کو خلعت وجود عطا ہوا۔موجودات کی بقا اور تدریجی تکمیل اسی قرب کے تصدق سے ہے............یہ قرب میسر نہ ہوتا تو کوئی موجود، وجود کی بو بھی نہ سونگھتا ....یہ قربِ عبدیت ہے لیکن خواص کو جو قرب حاصل ہے............یہ قربِ محبت ہے............لیکن یہ چیزے دیگری............اس کے درجات غیر متناہیہ ہیں۔

سنو سنو!۔۔۔صحیفہ قدس آواز دے رہا ہے:

﴿ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴾

{ ق:16 }

''ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''

مرد مومن کو جب یہ قربِ محبت میسر ہوتا ہے............تو وہ منزلِ محبوبیت پر فائز ہو جاتا ہے۔ یہ محبوبیت اسے صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنا دیتی ہے۔

خالقِ کائنات کا نورِ جلال اس کے کان بن جاتا ہے تو پھر اس کی شنوائی کے لئے قرب و بعد بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے............اللہ تعالیٰ کا نورِ جلال اس کی آنکھ بن جاتا ہے تو پھر بینائی اور بصارت کے فاصلے معدوم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نورِ جلال اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو پھر یہ مرد مومن **تصرف فی الکونین** کی قوت کا حامل بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نورِ جلال اس کے پاؤں بن جاتا ہے تو پھر بڑی بڑی طویل و دراز مسافتیں سکڑ کر رہ جاتی ہیں۔ مردِ مومن اس منزلِ قرب پر فائز جو بارگاہِ اُلوہیت سے طلب کرتا ہے، اس کو عطا کر دیا جاتا ہے۔ پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ردائے تحفظ اس پر تن جاتی ہے۔ اس کا دوست پھر اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے اور اس کا دشمن، دشمن خدا ہو کر اپنی ہلاکت و بربادی یقینی بنا لیتا ہے۔

دیکھو دیکھو!

اسی منزلِ قرب کی نشان دہی آقائے دو جہاں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ:

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یَبْصُرُبِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ

{ البخاری:963:2 }

جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی، میرا اُسے اعلان جنگ ہے ۔فرائض کی ادائیگی سے میرے بندے کو مجھ سے بہت زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔پھر نوافل کی ادائیگی سے میرا بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں ۔ پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔جب وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اسے ضرور پناہ عطا کرتا ہوں۔

فخر المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اسی کی توضیح فرماتے ہیں:

فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰہِ سَمْعًا لَہٗ سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذَالِکَ النُّوْرُ بَصَرًا لَہٗ رَأَی الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذَالِکَ النُّوْرُ یَدًا لَہٗ قَدَرَ عَلَی التَّصَرُّفِ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ وَالْبَعِیْدِ وَالْقَرِیْبِ۔

{ الکبیر:19:21 }

جب اللہ تعالیٰ کا نورِجلال اُس بندے کے کان بن جاتا ہے تو وہ بندہ قریب سے بھی سنتا ہے اور دور سے بھی سنتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا نورِجلال اُس بندے کی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ قریب کو بھی دیکھتا ہے اور بعید کو بھی دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا نورِجلال اُس کے ہاتھ بن جاتا تو وہ مشکل اور آسان، قریب اور بعید سب میں تصرف کرتا ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ! جب مردِ مومن قرب کی اس منزلِ رفیع پر فائز ہوتا ہے تو رب العالمین جل شانہ روح القدس کو عرش بریں کی بلندیوں سے پکارتا ہے:

اے جبریل! میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

پھر یہی صدائے دلنواز جبریل امین علیہ السلام اہل السماء تک پہنچاتے ہیں۔ ....جب ولی اس منزلِ قرب پر فائز، عالم میں محبوب بن جاتا ہے، تو محبت کی یہ سندر ہوائیں پھر گلستان ارضی میں چلتی ہیں، تو پھر عالمِ ارض کے قلوب میں اسی مردمومن کی محبت کے گلاب کھل اٹھتے ہیں۔ اب یہ محبوب خلائق ہو کر مرجع خلائق ہو جاتا ہے۔

اِذَااَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلَ:
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْہُ
فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ:
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ أَھْلُ السَّمَاءِ

ثُمَّ یُوْضَعُ لَہٗ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔

{ البخاری: 892:2 }

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے:

بیشک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اُس سے محبت کرو۔

تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام بھی اُس سے محبت فرمانے لگتے ہیں۔

پھر سیدنا جبرائیل آسمان والوں کے لئے اعلان فرماتے ہیں۔

''بے شک اللہ تعالی فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس شخص سے محبت کرو۔''

تو آسمان والے بھی اُس شخص سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔

ہاں ہاں سنو! محبت کی یہی وسعتیں تو صحیفۂ محبت بیان فرما رہا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴾

{ مریم: 96:19 }

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے، رحمت فرمانے والے نے اُن کے لیے محبت رکھ دی۔

اے احباب نظر! ....آؤ............اے ارباب فکر! .... آؤ............مشاہدہ کرو............صدیاں بیت گئیں............ بدعقیدگی کی ہزاروں آندھیاں چلیں............اور ہنوز چل رہی ہیں، اس محبوبیت کے خاتمہ کے لئے

.... بدعقیدگی کا سیلابِ تند............ لمحہ لمحہ کوشاں ہے............لیکن آج بھی سلف صالحین کے مزاراتِ پر انوار۔۔۔القبول فی الارض کی شہادت فراہم کر رہے ہیں............ ہمہ وقت ان پر دیوانوں کا ایک جمگھٹا موجود رہتا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک رہے گا۔

پیکر جمال

آیئے! محبوبیت وتقرب کے اِس آئینہ میں سلطان العارفین حضرت سلطان باھو ....قدس سرہ العزیز ....کے پیکرِ جمال ....کا مشاہدہ کریں ....نگاہیں خیرہ ہو کر رہ جائیں گی............آپ خود ارشاد فرما رہے ہیں:

''ابتدائے قادری میں شروع تعلیم وتلقین ہی سے پہلے دن مقام حضوری خطاب مجلس محمدی حاصل ہوتا ہے............حضرت پیر دستگیر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) باطن میں جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت سے مشرف وسرفراز فرماتے ہیں۔ جو مرشد، قادری طریقے میں یہ منصب اور مرتبہ نہ رکھے، اسے طریقہ قادری سے نہ کہنا چاہیے بلکہ وہ مقلد اور عام لوگوں میں داخل ہے۔

انتہائے قادری یہ ہے کہ طالب قادری خواص غواصوں کی طرح ہمیشہ دریائے توحید میں غوطے لگا کر دُرِ بے بہا نکالتا اور اپنے سیپ میں انہیں محفوظ رکھتا ہے۔''

{ گنج الاسرار:4 }

جی ہاں سنیئے اور سر دُھنیئے:

سبحان اللہ سبحان اللہ!............جو فرمانبرداری اور اطاعت شعاری سے رب

العالمین کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے ....وہ گوہر مراد حاصل کرتا ہے ....اب تجلیات سے محبت کی آگ بھڑکتی ہے............اور منزلِ عرفان تک پہنچاتی ہے............عرفان، عشق کی مستی عطا کرتا ہے............اب آزمائش وامتحان کا دور شروع ہوتا ہے............اس میں سرفرازی کے بعد قربِ ذات کی منزل عطا ہوتی ہے، جہاں سے دیدارِ ذات وتجلیات صبح ومسام کے استغراق کا آغاز ہوتا ہے۔

سلطان العارفین علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ عَرَفَنِیْ عَشِقَنِیْ وَمَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُهٗ وَمَنْ قَتَلْتُهٗ عَلَیَّ دِیَتُهٗ وَدِیَتُهٗ اَنَا

{ محک الفقر خورد:48 ، عین الفقر:13 ، نور الھدیٰ:47 }

''جس نے مجھے طلب کیا، اُس نے مجھے پالیا۔ جس نے مجھے پالیا، اُس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے مجھ سے محبت کی، اُس نے مجھے پہچان لیا۔ جس نے مجھے پہچان لیا، اُسے مجھ سے عشق ہوگیا۔ جسے مجھ سے عشق ہوگیا، میں نے اُسے قتل کردیا۔ جسے میں نے قتل کردیا، اُس کے لئے مجھ پر دیت ہے اور دیت میں خود ہوں۔''

ہاں ہاں۔۔۔۔سلطان الفقر رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں:

''طریقہ قادری دو طرح پر ہے۔''

ایک قادری زاہدی۔۔۔۔دوسرا قادری سروری

مجلس محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ نے بیعت لی اور خندہ رو ہوکر فرمایا کہ خلق خدا کے ساتھ ہمت کر تلقین کے بعد آپ نے فقیر کا ہاتھ حضرت پیر دستگیر شاہ محی

الدین (رحمہ اللہ تعالی) کے ہاتھ میں دے دیا۔حضرت پیر دستگیر (علیہ الرحمہ) نے بھی سرفرازی فرمائی اور تلقین کی۔اس کے بعدان کی ظاہری و باطنی توجہ سے فقیر ہر ایک طالب کو برزخ اسم اللہ کے تصور کرانے کے بعد بدوں ذکروفکر مجلس محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں لے گیااور پھر جس طرف انہوں نے نظر اٹھائی،انہیں اسم اللہ نظر آیااور کوئی حجاب و پردہ ان پر نہ رہا۔

''قادری زاہدی کا مرتبہ اور حوصلہ اس سے کم ہے۔''

{ کلیدالتوحید کلاں:105، محک الفقر خورد:6 ، عین الفقر:97 }

''فقیر سلطان العارفین اسے کہتے ہیں خدا تعالی جس شخص کے ہمیشہ مدنظر ہوتا ہے اسے دنیا و مافیہا سے کچھ اچھا نہیں لگتا۔''

{عین الفقر:153 }

شہباز ولایت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

''دوسروں کو ایک قطرہ سے فیض ملتا ہے میں نے دریا سے حاصل کیا ہے اور جب مبداء فیض سے واصل ہوا،مبداء فیض میں گم ہو گیا۔

ہر یکے از قطرہ یابند من بدریا یافتم
چوں عین دریا یافتم خودگم بدریا ساختم

{ اسرار قادری:62 }

ہر کسی کو قطرہ سے ملا ہے،مجھے دریا سے ملا ہے۔
چونکہ مجھے دریا سے ملا ہے اس لئے میں خود دریا میں گم ہو گیا ہوں۔

جی ہاں! جب مرد قلندر دریائے رحمت میں مستغرق ہو جاتا ہے، تو پھر جہاں بھر کی آندھیاں اِس کی ضوفشانی پر اثر انداز نہیں ہو سکتی............جی ہاں! جس کو نور، خداوند قدوس کی بارگاہ سے نصیب ہو............اس کو پھونکیں مارنے والا اپنی عزت و ناموس ہی خاک میں ملائے گا

اگر گیتی سراسر باد گیرد   چراغ مقبلاں ہر گز نمیرد
چراغے را کہ ایزد برفروزد   ہر آنکہ پف زند ریشش بسوزد

اگر ساری کائنات بھی ہوا بن جائے، پھر بھی اولیاء کرام کا چراغ نہیں بجھے گا۔
جس چراغ کو اللہ تعالی فروزاں کر دے، جو اُسے پھونک مارے اپنے داڑھی ہی جلائے گا۔

ہاں ہاں! جس کو فیض، آفتابِ الوہیت سے نصیب ہو............اسے پھر چراغوں کی کیا حاجت ہے؟ چراغ تو خود اس مرد درویش کی آتشِ شوق سے سرد ہو جاتا ہے۔

چراغے را چہ حاجت آفتابم
چراغش راز تابش کشتہ سازم

مجھے چراغ کی کیا حاجت ہے، میں خود آفتاب ہوں۔
میں چراغ کو اپنے سورج کی تابش سے سرد کر دوں گا۔
{ اسرار قادری:70 }

اس منزلِ رفیع پر فائز پھر اسی شان کا مالک ہوتا ہے کہ جسے چاہے نواز دے

جسے چاہے محروم کردے۔

چراغے را چہ حاجت آفتابم چراغ را زبانش کشتہ سازم
فقیر ایں امر داند بقوت کہ ریش خود نگہدارد بہمت
ہر آنکس را کہ خواہد می نوازد اگر خواہد بیک مر جاں بیازد

{ محک الفقر خورد:16 }

مجھے چراغ کی کیا ضرورت ہے، میں خود آفتاب ہوں۔
چراغ کو اپنی زبان سے بجھا دیتا ہوں۔
فقیر اس امر کو قوت سے جانتا ہے
کہ اپنی داڑھی کو اپنی ہمت سے محفوظ رکھے
اور جسے چاہے اسے نواز دے
اگر چاہے تو ایک دم اپنی جان دے دے۔

میرے شیخِ کامل علیہ الرحمہ کو قرب و وصال کی وہ منزل میسر ہے ۔۔۔۔جہاں ہمہ وقت نعمتِ دیدار الٰہی حاصل ہوتی ہے۔۔۔۔جی ہاں! میرے باھو تو ھُو میں گم ہیں، تبھی تو مظہر الٰہی ہیں...........آپ کو وہ لذت دیدار حاصل ہے کہ اس کی لذت و چاشنی کے روبرو کونین بھر کی لذتیں اور نعمتیں بھی ہیچ ہیں۔

گر شوم در غرق دیدارش دوام باھو در ہو گم شدہ باھو کدام
با خبر باہو بود یا ہو بخواند یاھو باھو را برد باھو نماند
گر لذت دیدار را شرح کنم کونین را بر نام او صدقہ کنم

{ امیر الکونین:65 }

میں ہمیشہ اُس کے دیدار میں غرق ہوں۔
باھوتو ھو میں گم ہو چکا ہے، باہو کہاں ہے۔
اے باہو! ھو کی خبر رکھ اور یاھو پکار
یاھو باھو کو لے جائے گا باھونہیں رہے گا
اگر میں اُس کے دیدار کی لذت کی شرح کروں۔
دونوں جہانوں کو اُس کے نام پر نثار کر دوں۔

جی ہاں ،آپ نے تمام تر خواہشات کو رضائے الٰہی میں یوں گم کر دیا ہے جس طرح پانی دودھ میں گم ہو جاتا ہے اور اسی کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ آپ انتہائے توحید کی منزل پر پہنچ کر فنا فی اللہ کے مقام پر فائز ہیں۔

باھو در ہو گم شدہ چوں آب شیر
انتہائے توحید ایں فی اللہ فقیر

{ امیرالکونین:97 }

باھو، ھو میں اِس طرح گم ہے جس طرح پانی دودھ میں۔
فقیر فی اللہ کی توحید کی یہ انتہاء ہے۔

لوگ تو کعبہ مکرمہ کو نظر سے دیکھتے ہیں، مگر میرے مرشد صادق علیہ الرحمۃ دل سے دیکھتے ہیں ....آپ کو ہمہ وقت گنبدِ خضراء کے مکیں صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہے............ظاہراً خلق خدا کے سنگ ہیں .... باطناً مصطفٰی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں............وصل وقرب کے چاہنے والو سنو! یہی عارفوں کی راہ ہے۔

کعبہ را در دل بہ بینم جانکنم بروئے فدا
در مدینہ دائماً ہم صحبتم با مصطفیٰ
خلق مارا خویش داند من بباطن بارسول
عارفاں راہ ایں است بشنو اے اہل الوصول

{ کلیدالتوحید:40 }

کعبہ کو اپنے دل کے اندر دیکھتا ہوں، اُس پر جاں کو نثار کرتا ہوں۔

ہمیشہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں مدینہ طیبہ رہتا ہوں۔

مخلوق مجھے اپنے ساتھ دیکھتی ہے۔میں حقیقتاً مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا ہوں۔

اے اہل الوصول! سنو! عشاق کی یہی راہ ہے۔

{ محک الفقر:39 }

جی ہاں !۔۔۔حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمہ تو شہباز لا مکانی ہیں ۔۔۔آپ کا بسیرا لا مکاں ہے۔۔۔فقر و درویشی آپ کی علامت ہے اور دریائے وحدت میں ہمہ وقت غرق ہیں

من مرغ لامکانم، جز لامکاں نمانم
فقرش ازاں نشانم، فی اللہ من ازانم

{ کلیدالتوحید کلاں:61 }

میں لامکاں کا پرندہ ہوں۔لامکاں کے سوا کہیں نہیں رہتا۔

جی ہاں!..........قرب و وصال کی ان منازلِ رفیعہ پر کعبۂ عقل و خرد بھی محبوب ہوتا ہے..........قبلہ قلب و نظر بھی محبوب ہوتا ہے..........زباں پر محبوب کی حمد و ثنا کے زمزمے ہوتے ہیں، پھر محبوبِ حقیقی کے سوا کچھ رہتا ہی نہیں۔

حق دانم حق بینم حق گوئیم حق حق

حق در من، من در حق، حق حق

{ کلیدالتوحید کلاں:128 }

حق جانتا ہوں، حق دیکھتا ہوں، حق کہتا ہوں، حق حق۔

حق مجھ میں ہے میں حق میں ہوں حق حق۔

اے اہلِ نظر و فکر!..........میرے مرشدِ صادق کے مقامِ رفیع پر ہر کسی کی رسائی نہیں ....جی ہاں !..........شہباز و شاہین کا مقابلہ ....مور و مگس تو نہیں کر سکتے.......... یہ منزل رفیع .... جہاں لوح و قلم..........عرش و کرسی تو کیا ـــــ ملائکہ کی بھی رسائی نہیں۔

جائیکہ من رسیدم ،امکاں نہ ہیچ کس را

شہباز لا مکانم آں جا نہ جا مگس را

لوح و قلم عرش کرسی و کونین راہ نیابد

فرشتگاں نہ گنجد آں جا نہ جا ہوس را

{ کلیدالتوحید کلاں }

جس جگہ میں پہنچا ہوں وہاں ہر کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

میں لامکاں کا شہباز ہوں، وہاں مکھی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

وہاں لوح، قلم، عرش، کرسی اور کونین کو راہ نہیں ملتی۔

وہاں فرشتوں کی بھی گنجائش نہیں اُس جگہ ہوس کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔

جی ہاں !............اس منزل قرب پر نداء و صدا کا کعبہ بھی ذات حق ہوتی ہے۔ تلاش و جستجو کا قبلہ بھی وہ ہی ذات ہوتی ہے............کائنات و قلب و روح میں اسی گل توحید کی عطر بیزی ہوتی ہے۔

یکے گوئم یکے جوئم یکے در دل چوں گل روئم
ہموں یک را بیک پوئم نپوئم غیر الا ہو

{ دیوان باھو }

میں ایک کو ہی پکارتا ہوں، میں ایک کو ہی تلاش کرتا ہوں۔ اور میں ایک کو ہی اپنے دل میں گلاب کی طرح بوتا ہوں۔

اور میں ایک کی طرف ہی بھاگتا ہوں اور اس کے سوا کسی کی طرف نہیں بھاگتا۔

قرب کی اس منزلِ رفیع پر فائز............حضرت سخی سلطان باھو علیہ الرحمۃ ببانگِ دہل اعلان فرماتے ہیں............جی ہاں آپ قرب کی خیرات سے متلاشیان حق کے دامن طلب لبریز کرنا چاہتے ہیں۔

الا اے یار فرزانہ بیا با ما بمیخانہ
چوں مرداں باش مستانہ بیک با جام پیمانہ
چوں مستاں نوش ایں مے را فنا کن ما و من خود را
بجو اے یار باھو را صلا زد پیر میخانہ

{دیوان باھو}

خبردار! اے عقل مند دوست! میرے ساتھ میخانہ چل۔
ایک جام نوش کر کے مردوں کی طرح مست ہو جا۔
مستانوں کی طرح شراب پی اور میں اور تو کو فنا کر دے۔
اے دوست باھو کو تلاش کر اور پیر مغاں کو آواز دے۔

سوئے منزل......انوکھا قرب

سبحان اللہ سبحان اللہ!............سن شعور کو پہنچے............قصبہ شورکوٹ کے قریب ہی ایک روز تشریف فرما ہیں............دفعۃً ایک صاحبِ حشمت نور سوار نمودار ہوا............آپ کا ہاتھ تھاما اور اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ یکبارگی بدن پر کیفیت خوف طاری ہوگئی............چند لمحات بعد حیرت واستعجاب کے سنگھم پر سوال کیا:

"آپ کون ہیں اور کہاں کا ارادہ ہے؟

اس پاکیزہ فطرت سوار نے نگاہ التفات کے سنگ زبان دُرفشاں سے ارشاد فرمایا:

"میں حیدر کرار ہوں ....رضی اللہ تعالیٰ عنہ ....اور حسب

الارشاد مَیں مجلس محمدی میں لے جا رہا ہوں۔''

جونہی یہ نوید مسرت سنی ....قلب و روح میں ایک سکون سا سرایت کر گیا۔ چند ہی لمحات گزرے تھے کہ بزم نورونکہت میں حاضر ہو گئے ....خلفائے راشدین اور اہل بیت اطہار بھی رونق محفل تھے۔خلفائے ثلاثہ بالترتیب اپنی توجہات سے سرفراز فرما کر تشریف لے گئے ....اب بزم نور میں فقط اہل بیت اطہار ہیں۔حضرت سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

سیدنا حیدر کرار ....رضی اللہ تعالیٰ عنہ ....کے چہرۂ اقدس سے ایسے آثار نظر آتے تھے کہ ان کو میری بیعت کے لئے حضور نبی کریم رؤوف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف سے اشارہ ہوگا۔لیکن لبہائے ولایت پر مہر سکوت تھی ....سو حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے دربار رسالت تک پہنچانے والے پہلے وسیلہ اور ہادی تھے۔

پھر دونوں دستہائے مبارک سے بیعت فرمایا اور تلقین ارشاد فرمائی۔بس جوں ہی میرے ہاتھوں کو یہ نسبت میسر آئی ....معاً بعد..........درجات و مقامات کے سبھی حجاب اٹھ گئے..........میری نگاہوں کے لئے قرب و بعد بے معنی ہو کر رہ گئے ....لوح محفوظ کے سبھی پردے رفع ہوگئے ....اول و آخر..........ظاہر و باطن..........یکساں ہوگئے۔

اس تلقین و ارشاد کے بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بشارت دی:

''تو میرا فرزند ہے۔''

اب میں آگے بڑھا اور حسنین کریمین ....رضی اللہ تعالی عنہما کے قدمین شریفین پر لبہائے عقیدت ثبت کیئے اور حلقہ بگوش ہوا۔

اب شہنشاہ کونین ....صلی اللہ علیہ وسلم.......... نے ارشاد فرمایا:

''خلق خدا سے ہمت کرنا ....تمہارے درجات ہر لمحہ بلند ہوں گے اور یہ رفعتیں ابدالآباد تک جاری رہیں گی، کیونکہ یہ حکم سرمدی ہے..........سرمدی ہے۔''

اب سرور دوجہاں ....صلی اللہ علیہ وسلم.......... نے مجھے شہنشاہِ بغداد ....شہباز لامکانی قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کے سپرد کیا ....سرفرازی کے بعد خلعت کے لئے ارشاد و تلقین کا حکم فرمایا۔ یہ کرم خواب میں نہیں .... بلکہ بیداری میں ہوا۔

آپ فرماتے ہیں:

''میں نے جو کچھ دیکھا ....سر کی آنکھوں سے دیکھا ....جو سنا سر کے کانوں سے سنا..........اور مع جسم مجلس حضور سرور کائنات ۔۔۔۔صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔ میں حاضر ہوا۔''

{ فیضان باھو:18 ، سوانح سلطان باھو:35 }

سرچشمۂ رسالت و ولایت سے اس سیرابی کے بعد .... ہر لمحہ زیست وحدانیت میں مستغرق ہے .... ہر گھڑی مشاہدات، تجلیات سے لبریز ہے اور ذات مطلق کے جلال و جمال میں مست و مدہوش ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ!............اب رب لم یزل کے انوار کے مہبط بن گئے ....اب تحدیثِ نعمت کے لیے اظہار فرماتے ہیں:

''سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے تجلیاتِ الٰہی کے لئے خاص مقام طور سینا تھا ....وہیں انوار و تجلیات سے ....دامنِ شوق لبریز کرتے ....وہیں محبوبِ مطلق کا شیریں کلام سنتے ....لیکن ہم امت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے درویشوں کا کوہِ طوران کا سینہ ہے۔ جس وقت بھی ہم اپنے ''طور سینہ'' کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ....اسی وقت دیدار تجلیات سے مشرف اور الہامات الہیہ سے متکلم ہوجاتے ہیں۔

طور سینا چیست دانی بے خبر　　طور سینا سینہ خود را نگر
ہمچو موسیٰ مست شو بر طور خویش　　رب ارنی گو تجلی حق نگر

{ سوانح سلطان باھو:36 }

اے بے خبر! تو جانتا ہے طور سینا کیا ہے؟ طور سینا اپنے سینہ کو دیکھ،
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح اپنے (سینے کے) طور پر مست ہوجا......
اور رَبِّ ارنی کا نعرۂ دیوانہ لگا کر دیدار الہیہ میں مستغرق ہوجا۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی
الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوان گانِ عشق
آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کے لئے

دو شرعی گواہ

سبحان اللہ سبحان اللہ !........... بارگاہِ مصطفوی کے تقرب کا عجیب عالم تھا ....سلطان العارفین سلطانِ باھو۔۔۔۔قدس سرہ العزیز۔۔۔۔سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ پر عمل کرتے ہوئے ....ایک بستی میں جا نکلے ....اس بستی میں ایک برگزیدہ شخص شیر شاہ بھی تشریف رکھتے تھے ....آپ اسی نگر کے باہر مراقب ہو گئے ....حضرت شیر شاہ صاحب کے چند خادم ادھر آ نکلے۔ایک خادم نے قریب آ کر سلام کیا ....آپ نے نگاہ لطف وعنایت اٹھائی ،تو اس کا دل اللہ اللہ کرنے لگ گیا۔اب وہ بے ساختہ قدموں پر سر رکھ کر زاروقطار رونے لگا ....دوسرا خادم حقیقتِ حال سے آگاہی کی غرض سے آگے بڑھا ....وہ بھی اسیرِ سلطانی ہو گیا...........تیسرا خادم تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا شیر شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ....اوراس وارداتِ عجیبہ کا حال کہہ سنایا ....حضرت شیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدین کے ساتھ حقیقتِ حال سے آگہی کی غرض سے آگے بڑھے ....تو سلطان العارفین حضرت سلطان باھو .... قدس سرہ العزیز ....نے اپنے روحانی حسن پر نقاب ڈال دیا ....شاہ صاحب فرمانے لگے:

''تو کوئی جادوگر یا سفلی عالم ہے۔میں نے تجھے کچہری مصطفیٰ ﷺ میں کبھی نہیں دیکھا۔''

آپ نے شاہ صاحب کو جواب دیا:

''آج رات آپ بھی سرکار دو عالم ﷺ کی کچہری میں حاضر ہوں،اور میں

بھی حضوری کی کوشش کروں گا، پھر کل یہیں فیصلہ کرلیں گے۔''

رات حاضری کے دوران شاہ صاحب نے حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باھو............قدس سرہ العزیز............کونظرِ عمیق سے دیکھا،لیکن تلاش نہ کر پائے ....چند لمحات ہی گزرے تھے کہ عجیب منظر دیکھا کہ ایک معصوم سا بچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین مبارک سے ظاہر ہوا اور گود مبارک میں کھیلنے لگا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے سے پیار کیا۔صحابہ کرام j نے اتباع کرتے ہوئے پیار کیا............پھر یہی بچہ حسنین کریمین i کی گود میں کھیلتا ہوا شیخ سید عبد القادر جیلانی h کی گود مبارک میں آیا............اولیاءِ کرام سے اسی طرح تحسین حاصل کرتا ہوا یہ نوری بچہ شاہ صاحب کی گود میں آیا............آپ کی ریش مبارک سے کھیلنے لگا............اسی دوران اس بچے نے ریش مبارک کے دو بال اکھیڑ لئے............اب یہ نوری بچہ اس طرح اسی راستہ سے ہوتا ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین میں گم ہو گیا۔

حسب وعدہ شب گزری............قبلہ شاہ صاحب برہم برہم تھے............

شاہ صاحب فرمانے لگے:

''اے درویش! ہم نے رات بزم نبوی کا جائزہ لیا............تم کہیں نظر نہیں آئے............معلوم ہوتا ہے تم سفلی عامل ہو............بہتر یہی ہے کہ اعمال سفلیہ سے تائب ہو جاؤ............اور غضب الٰہی سے بچ جاؤ۔''

حضرت سلطان العارفین سلطان باھو قدس سرہ العزیز ارشاد فرمانے لگے:

''میں وہیں موجود تھا......اور اپنی موجودگی پر دو شرعی گواہ بھی رکھتا ہوں۔''

یہ فرماتے ہی...........آپ کی ریش مبارک کے دونوں بال پیش کر دیے۔

پھرارشاد فرمایا:

شاہ جی !...........آپ کی رسائی فقط مقامِ ناسوت پر منعقد ہونے والی ایک ہی کچہری تک ہے ۔۔۔۔لیکن ہم عاشق فنا فی اللہ بقا باللہ فقرا، آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی فقر کے وارث ہر مجلس میں حاضر ہوتے ہیں...........

سنیے! شاہ صاحب !میرے آقا کی نو مقامات پر نو کچہریاں منعقد ہوتی ہیں۔

1۔ مقام دنیا

2۔ مقام عقبیٰ

3۔ مقام ازل

4۔ مقام ابد

5۔ مقام حرمِ نبوی

6۔ مقام بیت اللہ شریف

7۔ مقام عرشِ اعظم

8۔ مقامِ بحرِ توحید

9۔ مقامِ لاہوت لامکاں

اب شاہ صاحب نے خلافت کی التجا کی تو ان کو خلافت بھی عطا کی اور مقام ادنیٰ سے نکال کر مقام اعلیٰ پر فائز بھی کر دیا۔

{ فیضان باھو:48 ، سوانح سلطان باھو:96 }

مقام رفیع

سلطان الفقر ......قدس سرہ العزیز......کے مقام اعلیٰ کو دیکھیں:

کعبہ را در دل بہ بینم جاکنم بروے فدا
در مدینہ دائماً ہم صحبتم با مصطفیٰ
خلق ما را خویش داند من بباطن با رسول
عارفاں را راہ ایں است بشنو اے اہل الوصول

{ مفتاح العارفین:23 }

''کعبہ میرے دل میں ہے،اس پر اپنی جان نثار کرتا ہوں اور مدینہ طیبہ میں ہمیشہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی صحبت میں رہتا ہوں۔اگر چہ میرے ہمنشین مجھے اپنے پاس ہی دیکھتے ہیں مگر میں بباطن سید دوعالم ﷺ کی صحبت میں رہتا ہوں ۔اے اہل الوصول!عارفوں کی فقط یہ ہی راہ ہے۔''

رفعتیں ہی رفعتیں

ایک روز حضرت جلال الدین تبریزی m قاضی بدوان کے مقام پر گئے جنہیں قاضی نجم الدین سنائی (m) بھی کہتے ہیں شیخ نے کہا:

قاضی نجم الدین کیا کرتے ہیں؟

لوگوں نے عرض کی:

نماز پڑھ رہے ہیں۔

شیخ نے کہا:

قاضی نجم الدین نماز پڑھنا جانتے ہیں؟

قاضی صاحب یہ کلام سنتے ہی فوراً باہر آئے اور شیخ سے کہا:

یہ تم نے کیا کہا؟

شیخ نے فرمایا:

علماء کی نماز اور ہے اور فقراء کی نماز اور ہے ....علماء کی نماز یہ ہے کہ جب تک قبلہ برابر نہ کرلیں نماز نہیں پڑھتے اور اگر انہیں قبلہ معلوم نہ ہو تو تحری کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور جس طرف ان کا دل شہادت دے، اُس وقت اسی طرف نماز پڑھتے ہیں اور فقراء کی نماز یہ ہے کہ جب تک وہ عرش کو برابر نہیں دیکھ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔

القصہ قاضی نجم الدین .... اسی وقت گھر واپس چلے گئے۔ شب کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ جلال الدین تبریزی m عرش معلیٰ پر مصلا بچھائے نماز پڑھ رہے ہیں۔ قاضی نجم الدین خوابکی ہیبت سے بیدار ہوئے اور شیخ کے پاس حاضر ہو کر معذرت کی اور فرمایا:

معاف کیجئے! میں عذر خواہ ہوں۔

شیخ نے فرمایا:

''اے قاضی نجم الدین! تم نے جو مجھے عرش پر مصلا بچھائے نماز پڑھتے دیکھا، یہ مقام درویشوں کے مراتب میں سے ایک کمترین درجہ ہے اور ان کے

مقامات اس سے بڑھ کر ہیں اور اگر تم پر میں ان مراتب کو ظاہر کروں تو تم اپنے حال پر نہ رہو گے اور تجلی نور سے ہلاک ہو جاؤ گے۔''

سلطان العارفین اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''فقیر اس مقام کے علاوہ ستر ہزار مقامات اور حاصل کرتا ہے اور ہر روز پنج وقتہ نماز عرش پر پڑھتا ہے۔ جب وہاں سے واپس آتا ہے تو خود کو خانہ کعبہ پر دیکھتا ہے اور جب وہاں سے لوٹتا ہے تو عالم کو دس انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہے، مگر یاد رکھو یہ ماجرا اس درویش کا ہے جو اس مقام کو طے کرے اور جب درویش ان ستر مقامات سے گزر جاتا ہے تو اب اس کا مکان، لامکاں ہوتا ہے اور اس پر کسی کو واقفیت نہیں ہو سکتی۔''

صدائے دلنواز

ایک روز حضرت جنید بغدادی اور شیخ شبلی رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں شہر سے باہر جنگل کی طرف جا رہے تھے۔ راستہ میں نماز کا وقت ہو گیا۔ دونوں صاحبوں نے وضو کر کے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا کہ اسی اثناء میں ایک مزدور آیا اور اپنے سر سے لکڑیوں کا گٹھا اتار کر وضو کیا۔ انہوں نے پہچان لیا کہ یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے۔

ان دونوں نے اس کو اپنا امام بنایا اور خود مقتدی بنے مگر اس بزرگ نے ہر رکوع و سجود میں بہت دیر لگائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیخ نے پوچھا:

رکوع و سجود میں اس قدر دیر کیوں لگائی؟

اس بزرگ نے جواب دیا:

رکوع و سجود میں تسبیح پڑھتا تھا اور ہر تسبیح کا جواب جب تک لبیک یا عبدی نہ

سن لیتا، سر نہیں اٹھاتا تھا۔اس وجہ سے رکوع وسجود میں دیر ہوئی تھی۔

اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد سلطان العارفین فرماتے ہیں:

''فقیر باھو کہتا ہے:

اہل نماز کے لئے رکوع وسجود میں ﴿لَبَّیْكَ یَا عَبْدِیْ﴾ جواب ملتا ہے اور عارف باللہ کے لیے ہردم، ہرساعت اور ہرلحظہ ﴿لَبَّیْكَ یَا عَبْدِیْ﴾ کا جواب موجود ہے۔''

{ عین الفقر:78 }

محرمِ راز

سلطان العارفین ارشاد فرماتے ہیں:

''مجھے کلمہ طیبہ کی کنہ سے خاص بھید حاصل ہوا ہے۔''

{ عقل بیدار:23 }

جس کو یہ نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی پھر اس کا مقام کیا ہے؟

آپ ہی سے سنیے:

''جس نے اسم اللہ کی کنہ دریافت کر لی وہ غالب الاولیاء ہو گیا اور مخدوم ہو گیا''

ایک بار پھر سنیے:

''اس تصنیف کا مصنف: غالب اولیاء، عارف خدا، دائم بحضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تلقین و تعلیم دست بیعت کردہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرید دست گرفتہ حضرت شاہ محی الدین h ۔

{ امیر الکونین:3 }

مستانہ آرزو

منازلِ قرب کی انتہائی منزل پر .... جب تمام فاصلے معدوم ہو جاتے ہیں تو پھر ''جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے'' کا حسین منظر نظر آتا ہے پھر صاحبِ قرب حریمِ ناز میں یوں دعا گو ہوتا ہے:

''خدا کرے کہ وہ سر ہی نہ رہے .... جو اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق کو سجدہ کرے .... وہ آنکھ ہی نہ رہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو دیکھے ۔۔۔۔ وہ کان ہی نہ رہے جو اللہ تعالیٰ کے غیر کا کلام سنے .... وہ زبان ہی نہ رہے جو اس کے غیر کا ذکر کرے .... وہ قدم ہی نہ رہے جو اس کے سوا کے لیے اٹھایا جائے .... اور وہ ہاتھ ہی نہ رہے جو اس کے علاوہ کسی اور سے دستگیری کی التجا کرے .... وہ کمر ہی نہ رہے جو اس کے سوا کسی اور کی خدمت کے لئے باندھی جائے .... اور وہ سینہ ہی نہ رہے جو اس کے علاوہ کسی اور کی محبت سے لبریز رہے .... اور وہ دل ہی نہ رہے جو اس کے سوا غیر کے قرب کا خیال کرے۔''

{عقل بیدار 40}

ہر دمے من حاجیم

سرچشمۂ قرب سے جو آپ کی ذات گرامی پر خصوصی انوار کی برسات ہے، اس کا سہانا منظر دیکھیں .... آپ ارشاد فرماتے ہیں:

بعض حرم کے حاجی ہوتے ہیں اور بعض کرم کے .... جو شخص اخلاص

اور کامل اعتقاد سے بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے تو بیت اللہ اور اس کے تمام در و دیوار نور ہو جاتے ہیں اور اس نور میں حاجی مشرف بدیدار ہوتا ہے جس شخص کے یہ مراتب ہوں حج اسی کو زیبا ہے۔ اگر حاجی مدینہ منورہ میں آقا دو جہاں ﷺ کے روضۂ اقدس میں داخل ہو تو روضۂ اقدس کی در و دیوار سے نور ٹپکتا ہے، جس میں وہ حاجی حضور سرورِ کائنات ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ اہل دیدار اور بالیقین بہ اعتبار یہ حاجی اگر میدان عرفات میں خطبہ سن کر، ہاتھ اٹھا کر لبیك لبیك وحدك لاشریك لك لبیك کہے تو میدان اور پہاڑ سب کے سب نور ہی نور ہو جائیں ...... اور دیدار الٰہی نصیب ہو .... اس پر تعجب کیوں؟

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برحق ہے۔

یہ وضاحت بجا .... بالکل بجا .... مگر اے عارفوں کے شہنشاہ!

آپ کس مقام پر فائز ہیں؟

آپ ارشاد فرماتے ہیں:

ہر دم من حاجیم قرب از کرم — کعبہ را در دل بہ بینم نیست غم

ہم صحبتم با مصطفٰے با ہر دوام — ظاہر و باطن یکے گردد تمام

{ امیر الکونین:98 }

''میں ہر وقت حاجی ہوں مجھے کرم سے قرب نصیب ہے۔ خانہ کعبہ کو دل میں دیکھتا ہوں، مجھے کوئی غم نہیں ہے۔ ہر وقت اور ہمیشہ مجھے تاجدارِ دو جہاں ﷺ کی حضوری نصیب ہے۔ میرا ظاہر اور باطن ایک ہو گیا ہے۔''

مالک و وارث

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وا لْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

{ آل عمران:133 }

’’اور ایسی جنت جس کی چوڑائی میں سب آسمان وزمین آجائیں

پرہیزگاروں کے لئے تیار کررکھی ہے‘‘

’’دین ودنیا، دونوں قادری کے تصرف میں ہوتے ہیں۔

اِن کے سبب وہ دونوں جہانوں پر حکمرانی کرتا ہے۔

اس کے تصرف میں تمام الٰہی غیبی خزانے ہوتے ہیں۔‘‘(ارشاد باھو علیہ الرحمہ)

{ اسرار قادری:75 }

نام فقیر تنہاں دا باھو

لا یحتاج جنہاں نوں ہویا فقر تنہاں نوں سارا ھُو
نظر جنہاں دی کیمیا ہوئی اوہ کیوں مارن پارا ھُو
دوست جنہاں دا حاضر ہووے دشمن لین نہ وارا ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھو جنہاں ملیا نبی سہارا ھُو

جنہیں مقامِ لا یحتاج حاصل ہوگیا، اُنہیں مکمل فقر حاصل ہوگیا۔
جن کی نظر کیمیا ہوگئی، اُنہیں پارا مارنے کی کیا ضرورت ہے۔
جن کا دوست موجود ہو، اُن پر دشمن کیسے حملہ آور ہو۔
باھو! اُنہیں کا نام فقیر ہے، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی۔

من غنیم بادشاہ ہم خدا

من غنیم بادشاہ ہم خدا بادشاہ در نظر من مفلس گدا
احتیاجے نیست مرا سیم و زر عالبم با موسی غالب با خضر
ہر تصرف از تصور بردہ ایم کونین را در حکم خود آوردہ ایم
سنگ پارس در نظر من بے شمار
صد زبانم ہم چو تیغ ذوالفقار

{ امیرالکونین }

''میں غنی ہوں میرا بادشاہ خدا ہے۔ (دنیاوی) بادشاہ میری نظر میں مفلس گدا ہے۔

مجھے سونے اور چاندی کی ضرورت نہیں ہے۔

میں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عالم اور خضر علیہ السلام کے ہمراہ غالب ہوں۔

میں تصور سے ہر تصرف کرتا ہوں۔

دونوں جہان اپنے حکم میں لے آیا ہوں۔

سنگ پارس میری نظر میں بے شمار ہیں۔

تیغ ذوالفقار کی طرح میری سینکڑوں زبانیں ہیں۔''

چوتھا معنی مالک ووارث

ولی کا معنی، مالک ووارث ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ!............ جب یہ برگزیدہ لوگ محبت واخلاص کے جلو میں ....اطاعت شعاری ....فرمانبرداری کی شاہراہ پر چلتے ہیں اور منزل قرب پر فائز ہو کر محبوبیت کائنات کا عطیہ حاصل کرتے ہیں۔ محبت الٰہی کی سرشاری میں یوں مست ہوتے ہیں کہ غیر اللہ کو نگاہ اٹھا کر تکتے بھی نہیں، بلکہ ہمہ وقت تجلیاتِ الٰہی کے نشہ میں غرق رہتے ہیں، تو پھر خداوند

قدوس دنیا و جہان کی نعمتیں ان کے قدموں میں ڈال دیتا ہے۔

خداوند قدوس کا فرمان اقدس ہے:

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

{ الاعراف:56 }

''بے شک اللہ تعالی کی رحمت محسنین کے قریب رہتی ہے۔''

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ قف يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔

{ الاعراف:128 }

''بے شک زمین اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اس کا مالک بنا دیتا ہے۔''

جنت کے بھی یہ مالک ووارث بن جاتے ہیں۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا

{ مریم:63 }

''وہ عظیم جنت، ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہیں،

ہم اُنہیں اس کا مالک بنا دیتے ہیں۔''

جنت کے یہ وارث کیوں نہ بنیں، جنت کی تخلیق ہی ان کے لئے ہے۔

﴿وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾

''اور جنت، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے،

پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔'' { آل عمران:133 }

سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

جس نے چالیس سال تک صدق واخلاص سے زہد اختیار کیا،

اس کے لئے کرامات کا ظہور ہوگا۔

کسی نے عرض کی:

کرامات کا ظہور کس طرح ہوگا؟

ارشاد فرمایا:

يَأْخُذُ مَا يَشَاءُ كَمَا يَشَاءُ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ

''جو چاہے جس طرح چاہے جہاں سے چاہے، حاصل کرے گا۔''

{ جامع کرامات اولیا:33 }

ارشاداتِ مرشد کامل

سبحان اللہ سبحان اللہ! جو سب کچھ خداوندِ قدوس کی محبتِ صادقہ میں قربان کرتا ہے اور کائنات بھر سے بے نیاز ہو جاتا ہے خداوندِ قدوس بھی پھر ساری کائنات اس کے قدموں میں ڈال دیتا ہے۔

نظر ایشاں عرش بالا ناظر است
ہر مقام پیش ایشاں حاضر است
از ازل تا ابد زیرش با قدم
ہر کہ ایشاں شد مرید نیست غم

{ گنج الاسرار:15 }

''ان کی نظر عرش کو تکتی ہے۔ ہر مقام ان کے پیش نظر ہوتا ہے، ازل تا ابد اُن کے زیر قدم ہوتا ہے

اور جو ان کا مرید ہوتا ہے، بے غم ہو جاتا ہے۔''

کیونکہ جو دنیا کا طلبگار رہے، اس کا دامن فقط دنیا سے ہی لبریز ہوتا ہے، جو عقبیٰ کی تلاش و جستجو میں سرگرداں ہے اسے فقط عقبیٰ ہی میسر آتی ہے اور جو دنیا و عقبیٰ سے بے نیاز مولیٰ کی تلاش کرتا ہے، دنیا بھی اس کی خادم ہوتی ہے، عقبیٰ بھی اسے حاصل ہوتی ہے اور مولا بھی۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَلَہٗ الدُّنْیَا مَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَلَہٗ الْعُقْبٰی
وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہٗ الْکُلُّ

{ اسرارقادری:59 ، کلیدالتوحید:12 ، اسرارقادری:12 }

سلطان العارفین قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

''دین و دنیا دونوں قادری کے تصرف میں ہوتے ہیں ،جس کے سبب وہ دونوں جہان پر حکمرانی کرتا ہے,اس کے تصرف میں تمام الٰہی غیبی خزانے ہوتے ہیں۔''

{ اسرارقادری:75 }

ذات گرامی

سنیے سنیے..........ذرا غور سے سنیے!

سلطان العارفین قدس سرہ العزیز تو ارشا فرما رہے ہیں:

''اس تصنیف کا مصنف ....عالم علم تصوف ....سیف القلوب ....لا سوی اللہ.......... تصور ربانی میں مقید.......... حضور شریف سے مشرف ....قبور لطیف کی روحوں پر متصرف ....متوجہ بقرب اللہ..........فنا فی اللہ..........متحقق جامع الحقیقت .... رفیق حق ....سالک سلوک ....آفات راہ سے فارغ..........معرفت لاہوت کا مبتدی..........الہام اللہ کا ہم سخن ....عارف عیاں ....مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں دائمی حاضر..........غلام خانۂ زاد..........طالبِ مریدِ قادری..........بندہ باھو، باھو..........

جس کے بدن کا ہر بال بمنزلہ زبان ہے اور جسے بے فیض، بسط ....بے سکر، صحو..........لغو، لہو حاصل ہے..........جو ہو میں غرق..........غرق فی ہو..........کا محو بعد روشن ضمیر ہے ....اور جس کے قلب بیدار میں سے لطیفہ غیب الغیب ....انوار پروردگار سے متجلی ہے..........دیدار کا متوجہ ہے..........جس سے اس قسم کا علم، نعم البدل ....﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ حاصل ہوتا ہے..........جو روزِ ازل سے ہی فنا فی اللہ ہے..........دریائے توحید کا موتی نکالنے والا ہے..........غوطہ خور..........شرف سے مشرف..........خاکپائے نبی خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

{عقل بیدار:3 }

”مالک الملکی فقیر صاحب اختیار ہوتا ہے..........جسے چاہتا ہے ولایت بخشتا ہے..........جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے.......... یہ خدمات اہل ذات فقیر کے ذمہ ہوا کرتی ہیں..........جیسا کہ فقیر..........باھو فنا فی ھو ہے ۔“

{ عقل بیدار:66 }

اے اہل فکر!..........دیکھو دیکھو..........شہبازِ لامکانی کی رفتار دیکھو:

من غنیم بادشاہ ہم خدا — بادشاہ در نظر من مفلس گدا
احتیاجے نیست مارا سیم و زر — عالیم با موسی غالب با خضر
ہر تصرف از تصور بردہ ایم — کونین را در حکم خود آوردہ ایم
سنگ پارس در نظر من بے شمار — صد زبانم ہم چوں تیغ ذوالفقار

{ امیرالکونین:107 }

’’میں غنی ہوں میرا بادشاہ خدا ہے۔(دنیاوی) بادشاہ میری نظر میں مفلس گدا ہے۔

مجھے سونے اور چاندی کی ضرورت نہیں ہے۔

میں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عالم اور خضر علیہ السلام کے ہمراہ غالب ہوں۔

میں تصور سے ہر تصرف کرتا ہوں۔

دونوں جہان اپنے حکم میں لے آیا ہوں۔

سنگ پارس میری نظر میں بے شمار ہیں۔

تیغ ذوالفقار کی طرح میری سینکڑوں زبانیں ہیں۔‘‘

اے اہلِ نظر!

سلطان العارفین..........قدس سرہ العزیز۔۔۔کی رفعتوں کو ملاحظہ کرو:

آن چہ مے یابم بیابم از خدا　　آں چہ مے بینم بہ بینم از لقا

درمیانش کس نہ گنجد ہیچ کس　　عاشقاں را بس بود اللہ بود

جبرائیلش در نگنجد ایں مقام　　ایں شرف امت محمد والسلام

{ امیرالکونین:107 }

’’جو بھی مجھے حاصل ہوتا ہے، خدا سے حاصل ہوتا ہے۔

جو بھی میں دیکھتا ہوں، دیدار سے دیکھتا ہوں۔

اس کے درمیان اور کوئی نہیں سما سکتا۔

عشاق کو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

اس مقام پر جبرائیل کی بھی گنجائش نہیں۔

یہ شرف تو فقط امت محمدی کو حاصل ہے۔‘‘

براتِ عاشقاں برشاخِ آہو

جی ہاں ....جب مردِ مومن دنیوی اور اخروی نعمتوں سے بے نیاز..........محبتِ الٰہی میں غرق ہو جاتا ہے..........تو پھر ربِ کائنات پست و بالا کی ہر شئی کو ان کے قدموں میں ڈال دیتا ہے..........ربِ کائنات کی ساری مخلوق ان کی خدمت گار ہو جاتی ہے۔

کلر کہار کی سرزمین میں ....دنیا و مافیہا سے بے خبر..........مشاہدہ تجلیات ربانیہ میں کئی روز تک مدہوش رہے..........جب کئی روز گزر گئے..........تو آپ درجات کی کمالیت اور استغراق و انہماک کی وجہ سے..........خورد و نوش سے بے نیاز ہو گئے ....لیکن خادم کو جب بھوک پیاس نے ستایا ....تو وہ..........**الجوع الجوع** (بھوک، بھوک) ....

اور **العطش العطش** (پیاس، پیاس) پکارنے لگا..........آپ نے مراقبہ سے سر اٹھا کر فرمایا:

اے نورنگ!

''براتِ عاشقاں برشاخِ آہو''

ادھر یہ کلمات زبان سے نکلے، ادھر ایک ہرن اپنے سینگوں پر کھانے کا دستر خوان اور پانی سے لبریز آبخورہ لئے حاضر ہوا..........خادم نورنگ نے افطار کیا آپ

نے بھی افطار فرمایا............وہ موکل اور سر الٰہی جو ہرن کی صورت میں حاضر ہوا تھا ،وہیں فوت ہو گیا............اس نظارہ پر خادم نورنگ نے شعر مکمل کر دیا۔

عجب دیدم تماشہ شیخ ِ باھو
براتِ عاشقاں بر شاخِ آھو

شیخِ باھو کی عظمت کا میں نے عجیب نظارا دیکھا۔
عشاق کا کھانا ہرن کے سینگوں پر آیا۔

پانچواں باب

متصرف

رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

{ مسلم شریف:329:2 }

’’کچھ پراگندہ بال، دروازوں سے دھکیلے جانے والے لوگ ایسے ہیں اگر وہ اللہ کی قسم یاد کر کے کچھ کہہ ڈالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم سچ کر دکھاتا ہے۔‘‘

’’کامل صاحبِ دعوت وہ ہے۔
جو اسمِ اعظم کا تصور کر کے لوحِ محفوظ کی سیاہی مٹا کر حسبِ منشاء کام کر سکے۔‘‘

{ اورنگ شاہی:2 }

میں شہباز کراں پروازاں

میں شہباز کراں پروازاں وچ دریا کرم دے ھُو
زباں تاں میری کن برابر موڑا کم قلم دے ھُو
افلاطون ارسطو جیہے میرے اگے کس کم دے ھُو
حاتم جیہے لکھ کروڑاں در باھو دے منگدے ھُو

چراغ راہ چہ حاجت آفتابم

چراغ را چہ حاجت آفتابم
چراغ را زبانش کشتہ سازم
ہر آنکس را کہ خواہد می نوازد
اگر خواہد بیکدم می نوازد

چراغ کی کیا ضرورت ہے؟ میں خود آفتاب ہوں
اور چراغ کو اس کی زبان سے بجھا سکتا ہوں
جو شخص جو چاہتا ہے اس کو نواز دیتا ہے
اگر چاہے تو ایک لمحہ میں نواز دے۔

(ارشاد مبارک: سخی سلطان العارفین علیہ الرحمہ)

پانچواں معنی............متصرف

لفظ ''ولی'' کا پانچواں معنی ''متصرف'' ہے

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

مَالِکُ الْاَشْیَاءِ جَمِیْعِھا الْمُتَصَرِّفُ فِیْھَا۔

{ لسان العرب:329:15 }

''ولی'' جو تمام اشیاء کا مالک ہو اور ان میں تصرف کرتا ہو۔''

سبحان اللہ سبحان اللہ! سنو سنو! تاجدار کائنات فخر موجودات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

{ مسلم شریف:292:2 }

''کچھ غبار آلود............ پراگندہ بال............ کہ تم ان کی مصاحبت کو ناپسند کرو اور اپنے دروازوں سے ہٹا دو............ مگر خداوندِ قدوس کے ہاں اس قدر مکرم ہوتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم یاد کر کے کچھ کہہ ڈالیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم سچ کر دکھاتا ہے''۔

شاہِ بغداد............محبوبِ سبحانی............قطبِ ربانی............غوثِ صمدانی ....شہبازِ لامکانی............شیخ سید عبد القادر جیلانی h ....ارشاد کناں ہیں............اللہ تعالیٰ نے بعض کتب میں بنی آدم کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یَا ابْنَ آدَمَ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا اَقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ
اَطِعْنِیْ اَجْعَلْکَ تَقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ
وَقَدْ فَعَلَ ذَالِکَ بِکَثِیْرٍ مِّنْ اَنْبِیَاءِہٖ وَاَوْلِیَاءِہٖ وَخَوَآصِّہٖ مِنْ بَنِیْ آدَمَ۔
{ فتوح الغیب مقالہ:100:16 }

''اے ابن آدم .... کائنات میں میرے (اللہ تعالٰی کے) سوا کوئی معبود نہیں۔ میری عظمتوں کا یہ عالم ہے کہ جب کسی شئ سے کہتا ہوں ''ہو جا'' تو وہ ہو جاتی ہے .... تو بھی میری اطاعت و عبودیت کا طوق اپنے گلے کی زینت بنا لے .... اطاعتِ کاملہ کے تصدق سے تو بھی میری شان کن فیکون کا مظہر ہو جائے گا۔''

شہنشاہ بغداد ۔۔۔ رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔۔۔ ارشاد فرماتے ہیں:

''ایسی شان کن فیکون کا ظہور انبیاء و اولیاء اور خواص بنی آدم سے کثرت سے ہوا ہے۔''

ہاں ہاں! .... شیخ اکبر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

آصف بن برخیا نے دو ماہ کے فاصلے سے عرش بلقیس میں تصرف کیا .... پھر چشم زدن میں سبا سے معدوم کیا اور بارگاہِ سلیمان علیہ السلام میں موجود کیا .... زمانہ عدم وجود ایک ہی تھا یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ کامل کی زبان رب کائنات کے کن فیکون کا مظہر ہوتی ہے۔

فَاِنَّ الْقَوْلَ مِنَ الْکَامِلِ بِمَنْزِلَۃِ کُنْ فَیَکُوْنُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
{ روح المعانی:205:9 }

ارشادات سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالی

ہاں ہاں سنو!............سلطان الفقراء رحمہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

''جب عارف باللہ کی ظاہری اور باطنی نظر ایک ہو جاتی ہے تو ظاہری اور باطنی پردے اٹھ جاتے ہیں، مشاہدہ نظر آنے لگتا ہے اور جہاں چاہتا ہے، پہنچ جاتا ہے۔ ہر ایک نبی وولی سے مصافحہ کرتا ہے، نور الٰہی کی روشنی میں غرق ہو جاتا ہے۔''

{ مفتاح العارفین:22 }

فقیر کا تصرف فی الکونین کیوں نہ ہو، جبکہ

''فقیر کی زبان سیف الرحمٰن اس لیے ہوتی ہے کہ ازل کے روز جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَانَ

کے موافق روشنائی قلم سے دور کر دی گئی ہے۔ فقیر کی زبان ازل کی روشنائی سے تر ہے۔ اس کا کلام ہی بمنزلہ کن ہے''

{ عین الفقر:90 ، اسرار قادری:20 }

جی ہاں اسی لئے تو ارشاد گرامی ہے:

لِسَانُ الْفَقِيْرِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ۔

''فقیر کی زبان، رحمٰن کی تلوار ہے۔''

{ محک الفقر خورد:16 ، عقل بیدار:27 ، اسرار قادری:80 ، نور الہدی:4 }

''صاحبِ اجازت فقیر وہ ہے جس کی نشانی کن فیکون ہے

یعنی جس چیز کو کہتا ہے، ہو جا وہ حکم الٰہی سے ہو جاتی ہے۔‘‘

{ نورالہدیٰ:4 }

’’صاحب تصرف وہ ہے جس کے دروازے پر مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام انسان وحیوان آئیں اور اس کے ظاہری و باطنی تصرف میں ہوں۔‘‘

{ نورالہدیٰ:52 }

’’کامل صاحبِ دعوت وہ ہے............

جو اسمِ اعظم کا تصور کر کے لوحِ محفوظ کی سیاہی مٹا کر حسبِ منشاء کام کر سکے۔‘‘ { اورنگ شاہی:20 }

مزید وضاحت سماعت فرمائیں:

’’جمعیت میں پانچ حرف ہیں ہر ایک حرف کے مقام سے ایک تصرف حاصل ہوتا ہے اسی طرح صاحبِ مقامِ جمعیت پانچ حروف سے پانچ مقام اپنے تصرف میں لاتا ہے جس سے اس کے دل میں کوئی حسرت باقی نہیں رہتی، جو کچھ چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے کیونکہ مقامِ جمعیت جامع علومِ ربانی وفیوضِ رحمانی ہے۔

وہ پانچ مقام جن پر صاحبِ مقامِ جمعیت تصرف حاصل کرتا ہے یہ ہیں:

1۔مقامِ ازل تصرفِ ازل

2۔نعمت ازل وتصرف،نعمت ازل وگنج ازل

3۔نعمت ابد وتصرف گنج ابد ،اسی طرح کل نعمت دنیا وتمام تصرفات دنیا وحصول خزائن دنیا

4۔نعمت عقبیٰ و گنج عقبیٰ

5۔مراتب اعلیٰ قرب وحدانیت و مقام فنا فی اللہ و بقا باللہ۔

جمعیت نور مقامِ غیب الغیب ہے جو قلب کے درمیان مبدأ فیاض سے آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہے۔جب نور جمعیت روشن ہو جاتا ہے تو تماشائے کونین انگشت کے ناخن پر نظر آتا ہے''۔ { کلید التوحید:15,16 }

سونا کردے وٹ

سبحان اللہ سبحان اللہ!

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو ۔۔۔۔ قدس سرہ العزیز........... کے تصرف فی الدنیا کا یہ عالم ہے کہ جو چاہا خداوند قدوس نے وہی کر دکھایا۔

وادیٔ کشمیر کے ایک مفلوک الحال سید زادے آپ کا شہرہ سن کر شور کوٹ تشریف لائے........... دریافت کرتے کرتے........... دریا کے کنارے پہنچے، جہاں آپ کھیتوں میں ہل چلا رہے تھے........... سید زادے کی نگاہ جونہی آپ کے احوالِ ظاہرہ پر پڑی........... دل کا آبگینہ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا۔دل میں ارمانوں کی ایک دنیا بسا کر آئے تھے، امیدیں پوری ہوتی نظر نہ آئیں........... اس خیال سے واپس ہونے لگے........... کہ یہ مفلوک الحال درویش میرے دامن زیست کو کیا لبریز کرے گا جو خود محنت و مشقت کر رہا ہے؟

شاہ صاحب لوٹے ہی تھے کہ آپ نے آواز دی:

شاہ جی !اس قدر دور سے آئے ہو اور بغیر مدعائے دل کہے واپس لوٹ رہے ہو؟

اس باطنی آگہی پر ٹوٹا ہوا دل کچھ سنبھلا۔۔۔۔ واپس پلٹے اور تمنا دل ظاہر کی، فرمایا:

''تھوڑی دیر میرا ہل چلاؤ، میں پیشاب کر کے ابھی واپس آیا۔

پیشاب سے فارغ ہو کر............وہ ڈھیلا جس سے پاکیزگی حاصل کی تھی............ زمین پر دے مارا............بس اس ڈھیلے کا زمین پر ٹکرانا ہی تھا کہ سارا کھیت سونا بن گیا............شاہ صاحب سے فرمایا:

''جس قدر ضرورت ہو اٹھا لو۔''

پھر ارشاد فرمایا:

''افسوس شاہ صاحب!۔۔۔۔ آپ دنیائے دوں کی طلب لے کر آئے۔
آج اگر آپ خدا تعالیٰ کی طلب لیکر آتے تو خدا سے بھی ملا دیتا۔''

آنسوؤں کی جھڑی کے ساتھ بے ساختہ سید زادے کے لبوں پر یہ شعر مچل گیا۔

ذاتاں تے موقوف نہیں کیا سید کیا جٹ
نظر جنہاں دی کیمیا سونا کردے وٹ

{ فیضان باھو:50 ، سوانح سلطان باھو:103 }

نگاہ کیمیا

سبحان اللہ سبحان اللہ!............سلطان العارفین سلطان باھو............قدس سرہ العزیز............کو خداوند قدوس نے وقت ولادت سے ہی............تصرف فی القلوب............کی قوت عطا فرمادی تھی............آپ کی نگاہِ ولایت کائناتِ قلب و روح کو تہہ وبالا کردیتی تھی۔

دایہ جب آپ کو سیر وتفریح کی غرض سے باہر لاتی............تو جس غیر مسلم کی نگاہیں آپ کے چہرہ اقدس پر پڑتیں، بے ساختہ اس کے لبوں پر مچل جاتا:

﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾

{ فیضان باھو:18 ، سوانح سلطان باھو:29 }

ہندو دھرم کو جان کے لالے پڑ گئے............تمام ہنود یک جا ہو کر ۔۔۔۔آپ کے والد گرامی کی دہلیز پر حاضر ہوئے............عرض کی:

''یہ دایہ وقت بے وقت آپ کے فرزند ارجمند کو باہر لا کر ہمارے دھرم کا نقصان کرتی ہے............ براہِ کرم! آپ اپنے لختِ جگر نورِ نظر کی سیر وتفریح کے اوقات مقرر فرمادیں............ہم اپنے دھرم کے تحفظ کی خاطر ایک منادی والے کا انتظام کرلیں گے۔''

آپ نے اس التجا کو شرف قبولیت عطا فرمایا............پھر چشمِ فلک نے اکثر مشاہدہ کیا کہ جونہی اس مرد کامل کی سیر وتفریح کا وقت آتا............منادی ندا کرتا............اور کفر اپنا منہ چھپاتا پھرتا۔

{ فیضان باھو:18 ، سوانح سلطان باھو:29 }

''اے احبابِ عقیدت و محبت !...........دھیان سے سنو...........حضرت حامد سلطان...........رحمہ اللہ تعالیٰ...........اپنے والدِ گرامی حضرت شیخ سلطان غلام باھو...........قدس سرہ العزیز...........سے راوی ہیں:

''حضرت سلطان العارفین سلطان باھو...........قدس سرہ العزیز........... کی نگاہ ولایت...........زندگی بھر میں جس شخص پر پڑی، بے ساختہ اس کی........... زبان پر کلمہ طیبہ جاری وساری ہوگیا۔''

{ سوانح سلطان باھو:30 }

چشمِ فلک نے تصرف سلطانی کی اس محیر العقول جہت کا بھی مشاہدہ کیا کہ عہدِ طفولیت میں ایک بار جب آپ بیمار ہوئے...........معتقدین آپ کی اجازت سے ایک برہمن طبیب کو بلانے کی غرض سے گئے........... برہمن نے اپنے دھرم کے نقصان کے پیش نظر کہا:

آپ قارورہ (پیشاب) لے آئیں، میں دوا دے دوں گا۔

ہاں ہاں...........سنو! مریدین قارورہ لے کر آئے........... برہمن طبیب نے قارورہ کی بوتل ہاتھ میں پکڑی تو بے ساختہ زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہوگیا۔

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾

{ فیضان باھو:18، سوانح سلطان باھو:30 }

بعض روایات میں آپ کے استعمال شدہ قمیص کا ذکر ہے۔

ذاتی تجربہ

آؤ.........صدقِ دل سے.........آج بھی سلطان العارفین نور اللہ مرقدہ کے مزار پر انوار پر حاضری دو.........بس محل شریف میں داخل ہوتے ہی.........ایک عجیب سا سرور.........قلب و جاں میں اترنے لگتا ہے.........شوق الٰہی سے آنکھوں کے سوتے بہ نکلتے ہیں.........راقم الحروف خود اس حقیقت کا شاہد ہے.........ہاں ہاں !.........سینکڑوں ایسے خوش نصیب بھی ہیں جو مرقد مبارک کی زیارت سے ہی.........صاحب حال.........زندہ دل.........صاحب تاثیر.........اور ذاکر قلبی وروحی ہو جاتے ہیں۔

جی ہاں !.........محبتِ الٰہیہ میں سرتا پا غرق درویش.........تقرب کی منازل رفیعہ پر فائز.........نگاہوں میں برقی تاثیر رکھتا ہے کہ جس مردہ دل کی طرف نگاہ کرم اٹھتی ہے.........اسے حیات کی نعمت میسر آتی ہے.........اور حیات بھی حیاتِ جاوداں.........ابدالآباد تک۔

شہباز لامکانی.........سیدی سلطان العارفین سلطان باھو.........قدس سرہ العزیز.........کا ارشاد گرامی ہے:

سیدنا کلیم اللہ d جس مردہ کو زندہ کرتے وہ ایک دو دن کے بعد دوبارہ وادی موت میں گم ہو جاتا، لیکن ہم امت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے درویش جس مردہ دل کو﴿ یُحۡیِ الۡعِظَامَ ﴾یعنی اسم ذات کی توجہ سے زندہ کرتے ہیں.........وہ قیامت تک نہیں مرتا.........اور حیات ابدی حاصل کر لیتا ہے''

{ سوانح سلطان باھو:37 }

جذباتِ الٰہی

سبحان اللہ سبحان اللہ!...........تصرف فی القلوب کا یہ عالم تھا کہ جب شیخ عبد الرحمٰن قادری...........رحمہ اللہ تعالیٰ...........سے اپنی امانت لے کر واپس چلے...........بازار سے گزر ہوا...........جمعہ کا دن ہے...........شاہِ وقت اورنگ زیب عالمگیر اپنے ارکانِ سلطنت اور عوام کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے میں مصروف ہے ۔خانۂ خدا کھچا کھچ بھرا پڑا ہے ۔آپ بھی داخل مسجد ہوئے ۔کہیں آخری صف میں فروکش ہو گئے...........بیت اللہ کے رخ آپ نے توجہ فرمائی ۔یہ توجہ کیا تھی کہ سوائے اورنگ زیب ،قاضی اور کوتوال کے...........تمام مسجد میں وجد اور...........جذبات الٰہی کا شور برپا ہو گیا۔

{ فیضان باھو:23 ، سوانح سلطان باھو:52 }

سیدھا راستہ

جی ہاں!...........ہوشِ گوش سے سماعت کرو...........اور وجد میں جھوم جاؤ...........اسی اثناء میں جب ایک شاہراہ پر بخاطر آرام دراز ہو گئے...........ہندو سنیاسیوں کا ایک گروہ وہاں سے گزرا...........ایک نے بطور حقارت پاؤں کی ٹھوکر سے اٹھا کر کہا :

ہمیں یہاں سے سیدھا رستہ دکھاؤ؟

آپ نے فرمایا:

''سیدھا رستہ تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔''

{ فیضان باھو:24 ، سوانح سلطان باھو:53 }

سبحان اللہ سبحان اللہ! صحیفۂ رشد و ہدایت نے کتنی بڑی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ بزرگان دین زمین پر یوں زندگی بسر کرتے ہیں کہ ان سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی نادان ان سے، بے ادبی کا مرتکب، جاہلانہ کلام کرے تو اس کے لئے بھی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ جی ہاں! حقارت سے بیدار کر کے جاہلانہ طرز گفتگو کا آپ نے صلہ یہ عطا فرمایا کہ نعمت ایمان سے دامن لبریز کر دیا۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا

وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔

{ الفرقان:25:63 }

''اور رحمٰن کے بندے تو زمین پر بڑے آرام سے چلتے ہیں۔

اور جب جاہل اُن سے ہم کلام ہوں تو وہ سلام کہتے ہیں۔''

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی

سبحان اللہ سبحان اللہ! میرے مرشد صادق..........قدس سرہ العزیز..........کے تصرف باطنی کا یہ عالم تھا کہ حسنِ اتفاق سے بھی جس پر نظر پڑی..........اس کے قلب وروح پر پڑے دبیز پردے فوراً مرتفع ہو

گئے............ایک روز سیر و سیاحت کی غرض سے کہیں باہر تشریف لے جا رہے ہیں ....نگاہِ عارف اٹھی ....اور ایک لکڑ ہارے پر پڑی جو کہیں دور جنگل میں ایندھن کا بوجھ باندھ رہا تھا............ یہ التفات قصداً اور عمداً نہیں تھا ....آپ آگے گزر گئے............واپسی پر اسی مقام سے گزرے تو ٹھٹھک گئے............رک گئے ....اور ساکت و صامت کھڑے کئی لمحات بیت گئے............تب خدام عرض پرداز ہوئے:

حضور!............ یہ اچانک قیام کیسا ہے؟

''اس طرف کسی ایسے صاحب ولایت کی قبر یا روح ہے جس کی درخشندگی و تابندگی کا یہ عالم ہے کہ اس کا نور آسمان کی بلندیوں سے مل رہا ہے۔''

سلطان الفقر نے ارشاد فرمایا:

پھر بے ساختہ قدم اسی نور کی طرف اٹھنے لگے............مشاہدہ فرمایا کہ ایک شخص دنیا و ما فیہا سے بے خبر بیٹھا ہے ....پاس ہی لکڑیوں کا گٹھا پڑا ہے............دست اقدس سے لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا کر ....اس کے سر پر رکھ دیا ....چند لمحات ہی گزرے تھے کہ وہ شخص عالم ہوش حواس میں لوٹ آیا۔

پوچھا کیا حال ہے؟

عرض کی:

”آپ کا ہی گزر یہاں سے ہوا تھا

اور ایک نگاہ فقیر نے مجھے وہ شراب محبت پلائی کہ کچھ خبر ہی نہ رہی۔“

اب پھر ایک نگاہ التفات اٹھی، جس نے زمین کی پستیوں سے اٹھا کر عرش کی رفعتیں اور لامکاں کی وسعتیں مقدر کر دیں۔

{ فیضان باھو }

چھٹا باب

مددگار

﴿ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ﴾

{ المائدہ:55:5 }

’’تمہارا مددگار اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان ہیں‘‘

من حق نما

مرشداں را مرشدم من حق نما   بے پیر را پیرم رہبر با خدا
مفلساں را گنج بخشم بے کرم   ہر کہ بیند روئے من زاں رفتہ غم

{ عقل بیدار:47 }

میں مرشدوں کا مرشد، حق دکھانے والا ہوں۔
بے پیروں کا پیر ہوں۔ خدا کی طرف راہنمائی کرنے والا ہوں۔
مفلسوں کو بے اندازہ خزانے بخشتا ہوں۔
جو میرا چہرہ دیکھے، غم سے آزاد ہو جاتا ہے۔

قبر جنہاں دی جیوےھُو

اندر بھی ہو تے باہر بھی ہو باھو کتھاں لبھیوے ھُو
سئے ریاضتاں کر کراہاں توڑے خون جگر دا پیوے ھُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانشمند سدیوے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھو قبر جنہاں دی جیوے ھُو

میرے اندر بھی ھو ہے اور باہر بھی ھو ہے۔
پھر باھو کہاں ملے گا۔
چاہے ریاضتیں کر کر کے جگر کا خون پی لیں۔
لاکھ ہزار کتابیں پڑھ کر دانش مند کہلائیں۔
فقیر وہ ہوتا ہے جس کی قبر زندہ ہو۔

گاہِ بالا عرش

وہم خلق اینست جسہ در قبر   جسہ را بہ خود برو صاحب نظر
گاہ بالا عرش گاہے در قبر   جسہ سر است نوری سر بسر
گاہ در توحید گاہ با مصطفیٰ
عارفاں راجسہ قدرت الٰہ

{ عقل بیدار }

لوگوں کا خیال ہے کہ جسم قبر میں ہوتا ہے۔
جسم تو صاحبِ نظر ساتھ لے جاتا ہے۔
صاحبِ نظر کا جسم کبھی تو عرش پر ہوتا ہے۔
صاحبِ نظر کا جسم تو سراسر نوری راز ہوتا ہے۔
صاحبِ نظر کا جسم کبھی توحید میں اور کبھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے۔
عارفوں کا جسم تو قدرتِ الٰہی کا مظہر ہوتا ہے۔

چھٹا معنی .... مددگار

لفظ ولی کا معنی ’’مددگار‘‘ ہے۔

قرآن کریم اس پر شاہد صادق ہے۔

نَحۡنُ اَوۡلِیَآءُ کُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ۔

{ فصلت:31 }

’’دنیوی اور اخروی زندگی میں تمہارے حقیقی مددگار ہم ہی ہیں۔‘‘

جی ہاں !............ جب بندگانِ الٰہی صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بن جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی مخلوق کے لئے دنیا اور آخرت میں مددگار بنا دیتا ہے۔

سنو سنو! اسی حقیقت کی شہادت خود خالق کائنات دے رہا ہے جو ابدالآباد تک سینہ قرآن میں محفوظ ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

{ المائدہ:55 }

’’تمہارا مددگار اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول ﷺ اور اہل ایمان ہیں۔‘‘

روزِ قیامت .... میدانِ محشر کی ہیبت و ہولناکی سے گھبرا کر جب مخلوقِ خدا .... دنیا کے گہرے .... مضبوط اور اٹوٹ مراسم فراموش کر بیٹھے گی .... دوست دوست سے بیگانہ .... باپ، بیٹے سے ناآشنا .... بیٹا باپ سے ناواقف .... بھائی بھائی سے بے نیاز ہوگا .... جس دن سب تعلقات منقطع ہو جائیں گے .... اولیاءِ کرام اس دن بھی بے سہاروں کا سہارا بن کر

..........غمزدوں کا غمخوار بن کر..........گنہگاروں کی شفاعت کر کے مدد کریں گے۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ۔

{ الزخرف:67 }

جی ہاں!..........گوشِ ہوش سے سماعت کرو!

تاجدارِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں:

یُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ:

یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُكَ شَرْبَةً ؟

وَّقَالَ بَعْضُهُمْ :

اَنَا الَّذِیْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَیَشْفَعُ لَهٗ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔

{ ابن ماجہ، المرقات:312:10 }

قیامت کے روز..........کچھ فاسق و فاجر اہلِ ایمان کے لئے جہنم کا فیصلہ ہو جائے گا..........یہ صف در صف..........علماء واخیار..........صلحائے ابرار..........کی راہوں میں..........ان سائلین کی ہیئت میں کھڑے ہوں گے..........جس طرح بھکاری اس جہان میں اغنیاء کی راہوں میں کھڑے ہوتے ہیں..........ان نفوسِ قدسیہ میں سے جب کوئی ان کے قریب سے گزرے گا، سزاوار جہنم میں سے کوئی پکار کر کہے گا:

اے صاحب کرامت! کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟

میں وہی ہوں جس نے دنیا میں فلاں جگہ آپ کو پانی پلایا تھا!

میں وہی ہوں جس نے دنیا میں فلاں جگہ آپ کو دودھ پیش کیا تھا!

کوئی اور آگے بڑھ کر عرض کرے گا:

اے صاحب کرامت! کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟

میں وہی ہوں جس نے فلاں جگہ، فلاں دن وضو کے لئے آپ کو پانی پیش کیا تھا!

ہر ایک اپنی اپنی خدمات کا ذکر کرے گا۔ یہ سن کر وہ مرد صالح ان کے لئے شفاعت کرے گا ....شفاعت قبول ہو گی ....اور جنت میں ساتھ لے کر داخل ہو گا۔

ارشاداتِ سلطان الفقر علیہ الرحمہ

سبحان اللہ سبحان اللہ!

سلطان العارفین سلطان باھو قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

’’قیامت برپا ہوگی تو فقیر طلب دیدار میں قبروں سے اُٹھیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ فقراء کے خیمے دوزخ میں لگاؤ۔ جب فرشتے دوزخ میں خیمے لگائیں گے تو اس وقت ذکر الٰہی اور الا اللہ سے جو اُن کو محبت تھی اس کی گرمی دوزخ کی آگ پر پڑ کر اسے سرد کر دے گی پھر اس وقت اللہ تعالیٰ فقراء کے ہاتھوں میں اختیار دے گا کہ جو اِن کے تابعین ہیں وہ بھی ان کے ہمراہ گزر جائیں۔‘‘

{ عین الفقر:59 ، نور الہدیٰ:28 }

شیخ واحد کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

’’قیامت کے روز درویشوں کو حکم ہوگا کہ وہ پل صراط پر جا کر دیکھیں کہ جس نے دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کی مدد کی جائے پس خدا تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ میں نے تم کو اختیار دیا کہ تم ان لوگوں کو پل صراط سے نکال کر بہشت میں لے جاؤ اور اپنے برابر انہیں جگہ دو۔‘‘

{ عین الفقر:70 }

’’سنیے سنیے! شہباز ولایت تحدیثِ نعمت کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں:

مرشداں را مرشدم من حق نما بے پیر را پیرم راہبر با خدا
مفلساں را گنج بخشم بے کرم ہر کہ بیند روئے من زاں رفتہ غم

’’میں تو مرشدوں کا مرشد ہوں ....خدا وند کریم کے حریمِ ناز تک پہنچانے والا ہوں............بے پیر کا ہادی و راہنما ہوں............اور بارگاہِ الوہیت کی طرف راہبری کرنے والا ہوں ....دریوزہ گروں کو بے اندازہ خزانے عطا کرتا ہوں جو میرے روئے تاباں کی زیارت کا شرف حاصل کرتا ہے............وہ ہموم و غموم سے آزاد ہو جاتا ہے۔‘‘

{ عقل بیدار:47 }

’’کامل قادری عین نما ....عین کشا............عین صفا............عین بقا ....اور عین لقا ہوتا ہے............نہ وہ خدا ہوتا ہے............نہ خدا سے ایک دم جدا ہوتا ہے ....قادری عنایت میں غنی ہوتا ہے............کیونکہ اسے یہ بخشش قرب الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔‘‘

{ عقل بیدار:71 }

تیرے کرم کو لاج نہ لاگے!

سبحان اللہ سبحان اللہ!............جو بھی اولیاءِ کرام کے آستانوں پر ملتجی ہوتے ہیں............خداوند قدوس کے عطا کردہ خزانوں سے یہ عطا کرتے ہیں............جو اُن کا سہارا طلب کرتا ہے اسے مایوس نہیں لوٹاتے۔

ایک مشہور زمانہ ڈاکو رحمت نامی..........احمد پور سیال سے ایک اونٹنی چرا کر آرہا تھا۔اونٹنی کے مالکوں نے تعاقب شروع کر دیا..........یہ ڈاکو اسی راہ پر جارہا تھا ،جو سلطان العارفین سلطان باھو..........قدس سرہ العزیز..........کے دربارِ مقدس کی طرف جارہا تھا..........ادھر یہ دربار گوہر بار کے قریب پہنچا..........ادھر سے مالک سر پر آچڑھے..........اونٹنی کو ایک درخت سے باندھا اور دربار مقدس میں داخل ہوگیا..........غلاف مبارک کو تھامے عرض کرنے لگا:

حضور! سیاہ کار ہوں ....گنہگار ہوں ....خطا کار ہوں ....لیکن اب آپ کا دامن تھاما ہے..........سو آپ میرا بھرم رکھ لیجئے ....میں اپنے گناہوں سے تائب ہوں ....اور خدا وندِ قدوس کے ہاں مغفرت کا طالب ہوں۔

''تیرے کرم کو لاج نہ لاگے، اپنی تو کوئی بات نہیں''

یہ کہا! اور غلاف کے نیچے روپوش ہوگیا۔ مالکوں نے بہت تلاش کی لیکن بے سود ....ادھر یہ اونٹنی ....ایک مست اونٹ کی شکل میں بدل گئی.......... ادھر رحمت ڈاکو..........سائیں رحمت بن گیا..........سائیں رحمت مسلسل سات روز دربار مقدس میں رہا.......... جب ساتویں روز باہر نکلے، تو نگاہیں عرش علی سے ٹکرا رہی تھیں، اور ہر چیز میں مرشد صادق کا نظارہ ہورہا تھا۔

''نام فقیر تنہاں دا باھو قبر جنہاں دی جیوے ھُو''

قارئین باتمکین!

کہیں اس الجھن میں مبتلا نہ ہوں کہ فیض و امداد...........احسان و امانت کے یہ سہانے مناظر فقط حیات دنیوی تک محدود رہتے ہیں...........نہیں نہیں........... ہر گز نہیں........... جوں ہی طائرِ روح........... قفسِ عنصری سے پرواز کرتا ہے........... یہ مناظر پہلے سے کہیں زیادہ حسین ہو جاتے ہیں۔

سنیے سنیے!

شہباز لامکانی قدس سرہ السامی کی زبان حق بیان سے ہی سنیے!

وہم خلق ایں است جسہ در قبر   جسہ را با خود برد صاحب نظر

خلق کا وہم یہ ہے کہ بدن قبر میں ہے۔صاحب نظر تو اپنا بدن ساتھ لے جاتا ہے۔

گاہ در توحید گاہ با مصطفیٰ   عارفاں را جسہ قدرت الٰہ

یہ کبھی دریائے وحدت میں اور کبھی حضوری مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتا ہے۔

عارفوں کا بدن قدرت الٰہی کا مظہر ہوتا ہے۔

گاہ بالا عرش گاہ در قبر   جسہ سر است نوری سر بسر

یہ کبھی عرش کے اوپر اور کبھی قبر میں ہوتا ہے۔ یہ نورانی بدن تو تمام کا تمام ایک راز ہے

جسہ نوری نباشد زیر خاک   معرفت توحید اللہ راز پاک

نوری بدن زیر زمین نہیں ہو گا۔ یہ تو خداوند قدوس کی معرفت توحید سے پاک ہے

اولیاء را قبر جنت خانہ ای ہر کہ محرم نیست زاں بیگانہ

اولیاء کی قبر تو جنتی گھر ہے۔ جو اس کا محرم نہیں بیگانہ ہے۔

از قبر بیروں بر آئید اولیاء ہم سخن با تو شود بہر از خدا

اولیاء تو قبر سے باہر آ جاتے ہیں۔ خدا کے لئے تجھ سے ہم کلام ہوتے ہیں

ہر کہ مرشد را نیابد در جہاں از قبر عارف شود صاحب عیاں

جس کو دنیا میں مرشد نہ ملے، وہ عارف کی قبر سے صاحب عیاں ہوسکتا ہے۔

{ عقل بیدار: 111 }

آیئے! فارسی ابیات کے بعد یہ ہی مضمون۔۔۔۔ پنجابی اشعار میں سنیں!

اندر بھی ہو تے باہر بھی ہو باھو کتھاں لبھیوے ھو
سئے ریاضتاں کر کراہاں توڑے خون جگر دا پیوے ھو
لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانشمند سدیوے ھو
نام فقیر تنہاں دا باھو قبر جنہاں دی جیوے ھو

سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالی کی زبان حق بیان سے اس کی مزید وضاحت سنیے:

''مرنے کے بعد جس قلب میں ذکر اللہ جاری و ساری ہو اُسے ذاکر قلب کہتے ہیں، وہ قبر میں نہیں ہوتا بلکہ خلوت خانہ میں خداوند قدوس سے مشغول ہوتا ہے.

حدیث قدسی میں ہے:

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِی۔

" جو مجھے یاد کرے، میں اس کا ہم نشین ہوں۔"

ہاں ہاں !اولیاء اللہ تو مرتے نہیں، وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

{ محبت الاسرار:19 }

کون کہتا ہے کہ عاشق مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

موت کو سمجھا ہے غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبحِ دوامِ زندگی

جہاں میں اہل دل صورت خورشید جیتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

جن کے دل عشق سے زندہ ہو گئے وہ پھر کبھی نہیں مرتے۔

یہ امر سینۂ کائنات پر ثبت ہے۔

''گویا عارف کامل کی ثابت قدمی کی انتہا یہ ہے کہ وہ ہمہ تن ذکر الٰہی میں محو ہونے کے ساتھ اپنی مرقد میں بھی ذاکر قلب ہوتے ہوئے ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔

عارف روحانی کو نور ایمانی حاصل ہوتا ہے جس کی قوت سے وہ آدمیوں سے ملتا ہے۔اس کی قبر سے ذکر مذکور کی آواز آتی ہے۔اسی لئے تو ارشاد گرامی ہے:

اگر تم حیرانی و سرگردانی میں پھنس جاؤ، تو اہل قبور سے مدد مانگو۔

اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔

روحانی کی قبر سے فقط آواز آتی ہے............عامل کو جمعیت جاودانی حاصل ہوتی ہے .... اسم اللہ ذات کے تصور والے کا ظاہر و باطن یکساں ہو جاتا ہے............ جی ہاں! قبر تو شیر کے مکان کی مانند ہے............اور صاحب قبر شیر کی مانند۔''

{ عين الفقر }

صاحب نظر تو ہمیشہ............ضمیر پر نور کے مطالعہ میں ہوتا ہے۔

مزید سنیئے!

گر بمیرم برد مارا زیر خاک
جان تن من خوش بگوید ذکر پاک

''دم مرگ مجھے زیر خاک لے جائیں گے تو میرا بدن و جان ذکر پاک میں مشغول ہوگا۔

از مردہ دل بہتر بود قبر فقیر

ہر چہ داری حاجتے زاں خوش طلب گیر

مردہ دل سے تو فقیر کی قبر بہتر ہے۔حاجت مند جو وہاں طلب کرے، حاصل کرے۔

گر پرسند از من منکر نکیر

خوش بگوئم آنچہ دارم در ضمیر

اگر مجھ سے منکر نکیر پوچھیں گے تو میں خوشی سے انہیں حالِ دل سناؤں گا۔

قبر خلوت خوش ببیں اے خفتہ اند

ہم نشیں مجلس مشو خود گفتہ اند

اے سونے والے! قبر کی خلوت کو بہتر جان۔ہم نشین مجلس نہ ہو جیسا کہا گیا ہے۔

{ عین الفقر:89 }

حضرت سلطان العارفین رحمہ اللہ تعالی کے اس بیان حقیقت ترجمان کا عملی مشاہدہ مطلوب ہو تو آستانہ پر حاضری دو............خلق خدا کا ایک ازدحام............ مرجھائے ہوئے چہروں کی تابندگی............مردہ دلوں کی زندگی............ بے قرار روحوں کا سکوں............پکار پکار کر کہے گا:

نام فقیر تنہاں دا باھو قبر جنہاں دی جیوے ھو

کوٹ جعفر کے حکیم مولوی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں:

ان کے ماموں صاحب اپنے والد حافظ میاں نور الدین جو استاذ الوقت تھے۔ان سے قرآن حفظ کرنے کی بہتیری کوشش کی ،مگر حفظ نہ کر سکے۔والد نے گھر سے نکال دیا سیدھے دربار مقدس حضرت سلطان باھو............رحمہ اللہ تعالی ....حاضر ہوئے اور کئی دن روتے رہے۔ایک ہفتہ بعد خواب میں حکم ہوا ....جاؤ میاں خداوند کریم نے تمہیں حافظ بنا دیا ہے۔اپنے گاؤں میں جا کر رمضان المبارک میں قرآن حکیم سناؤ۔وہ جب گاؤں واپس آئے اور لوگوں نے آپ سے قرآن کریم سنا تو سب حضرت سلطان العارفین سلطان باھو............قدس سرہ العزیز............کا فیض بعد از وصال دیکھ کر حیران رہ گئے۔

{ ماہنامہ سلطان العارفین گکھڑ،نومبر 1959ص 150 }

سید گل حسن شاہ قادری پر جب صحرا نوردی کا زمانہ آیا اور باطنی بے چینی کا سامنا ہوا تو بیان کرتے ہیں:

''بعد قطع منازل وطیٔ مراحل حضرت سلطان باھو رحمہ اللہ تعالی کی خانقاہ میں پہنچا، جو ملتان سے تیس کوس بجانب شمال مغرب واقع ہے اور دل میں خیال گزرا کہ اس بزرگ سے اس معاملہ میں استصواب کروں گا کہ اب کدھر جاؤں؟ اور کہاں سے میرا مطلب حاصل ہوگا؟ کیونکہ یہ مزار اس باب میں مشہور تھا کہ جو شخص اپنے حل مطلب کا سوال کرتا ہے،اس کو کچھ اشارہ ہو جاتا ہے۔بارہ دن اسی توقع میں گزر گئے مگر کچھ سراغ حصول مدعا کا نہ لگا۔دل میں نہایت پریشانی اور تردد پیدا ہوا۔ایک کامل مجذوب اس خانقاہ میں رہتے تھے ایک روز مجھے ملول دیکھ کر بولے:

''گل حسن!ادھر آؤ۔''

مجھے تعجب ہوا کہ اس شخص نے میرا نام کیسے جان لیا؟ میں ان کے قریب گیا تو فرمایا:

آزردہ نہ ہو بادشاہ صاحب دہلی گئے ہیں وہاں کے اہل دفتر نے رخصت لی ہے

۔جب وہ تشریف لاویں گے تو ہم تم کو رخصت کرا دیویں گے۔خاطر جمع رکھو چلو تم کو باغ کی سیر کرائیں۔''

یہ کہہ کر باغ میں لے گئے۔گلاب کا ایک پھول توڑا اور میرے سر پر رکھ دیا۔سیر کرتے کرتے وقتِ عصر ہو گیا۔کہا چلو نماز پڑھیں،دونوں نے ایک کنویں پر وضو کیا۔میں تو مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ شامل ہو گیا اور وہ ایک طرف بیٹھ گئے ....بعد نماز وہ مجذوب چل دیئے۔میں خانقاہ کی مسجد میں جا بیٹھا............ دوسرے دن وہی مجذوب مجھے تلاش کرتے ہوئے آئے اور کہا:

''چلو بادشاہ صاحب تشریف لے آئے ہیں تم کو رخصت کروا دیں۔''

میرا ہاتھ پکڑ کر خانقاہ کے اندر لے گئے،جھک کر سلام کیا اور دست بستہ عرض کرنے لگے

''بادشاہ صاحب!یہ شخص بہت دنوں سے بیٹھا ہے اس کا گلہ کاٹ دو۔''

ذرا دیر بعد بولے:۔

''چلو تمہاری رخصتی ہو گئی۔''

میں چلا آیا ....رات کو سویا............خواب میں حضرت سلطان العارفین (قدس سرہ العزیز) کی زیارت ہوئی اور ارشاد فرمایا:

''تم ہندوستان چلے جاؤ وہاں تمہارے مقاصد حاصل ہوں گے۔''

اس کے بعد آپ دہلی اور پانی پت آئے جہاں سید غوث علی شاہ قلندری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت ہوئے اور گوہر مقصود حاصل کیا۔

{ تذکرہ غوثیہ بحوالہ ابیات باھو:533 }

نام فقیر تنہاں دا باھو قبر جنہاں دی جیوے ھُو

انتہائے نگارش

قارئین باتمکین !............اس مرید خام ....طالب ناتمام .... نے .... اختصاراً نہایت اختصاراً............ محبوب سبحانی .... شہباز لا مکانی............ حضرت سخی سلطان العارفین سلطان باھو ....دامت برکاتہم القدسیہ............ کے پیکرانوارات وتجلیات کی کرن ....فقط ایک کرن .... پیش کی ہے۔آپ کے ارشادات وفرامین کی حقیقت تک رسائی تو مجھ جیسے ناقص وکم علم کی ممکن ہی نہیں۔

شاید آپ امعانِ نظر سے ان معروضات کا مطالعہ کر کے کسی حدتک اندازہ کرسکیں کہ میرے مرشد صادق کس مقام رفیع پر فائز ہیں............ آپ کی اصل تصانیف تو میسر نہیں آئیں تراجم سے ہی استفادہ کیا ہے .... اگرچہ تراجم میں حقیقی حسن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔............ تاہم تراجم کے مطالعہ کے دوران ایک عجیب وغریب قسم کی لذت و چاشنی محسوس کی .... آپ کی تعلیمات کے ہزاروں مضامین منتظر ہیں کہ کوئی صاحب علم وقلم آگے بڑھے اور ان کو عوام تک پہنچائے تاکہ وہ اس حسن بے مثال سے اپنے قلوب وارواح کو روشن کرسکیں۔

قارئین باتمکین !میری نسبت وعقیدت کا بھی تقاضہ ہے اور اس بارگاہ فقر سے تعلق قدیم کا بھی .... کہ میں اسی طرح نیاز حاصل کروں اور ان شاء اللہ کرتا رہوں گا۔آپ کی خدمت میں بڑے ہی ادب واحترام سے عرض کناں ہوں کہ آپ اپنی گراں قدر آراء............ قیمتی مشوروں ....اور راہبری وراہنمائی سے نوازتے رہیں ....اور صدق دل سے دعا فرمائیں کہ میری ان مفلسانہ کاوشوں کو شرف قبولیت عطا ہو۔

ذوالقعدہ 1414، 10 مئی 1992

سلام بدرگاہِ سلطان باھو

قدس سرہ العزیز

سلام اے بادشاہِ عارفاں اے نورِ یزدانی
سلام اے راہنمائے کاملاں اے ماہِ لاثانی
سلام اے بے کسوں اور بے بسوں کی ماننے والے
سلام اے رازِ حقانی کا نکتہ جاننے والے
سلامِ اے پیرِ باھو کج وہاب نام ہے تیرا
بنانا قطب چوروں کو یہ ادنی کام ہے تیرا
سلام اے کملی والے مصطفیٰ ﷺ کے لاڈلے باھو
سلام اے ایک نقطہ مل گیا تو بن گئے یاھو
سلام اے قطب چوروں کو تری الفت نے کر ڈالا
سلام اے خالیوں کو ایک دم رحمت سے بھر ڈالا
سلام اے ذاتِ مولا نے تجھے رتبہ دیا عالی
تری شفقت نے بھر ڈالا جو در پہ آ گیا خالی
سلام اے کامل و اکمل مکمل پیرِ لا ثانی
سلام اے عالمِ علمِ لدنی ماہِ عرفانی

سلام اے مادری آغوش میں قربِ خدا پانا
نگاہِ نیم سے کفار کا ایمان لے آنا
سلام اے راہ گذرتے جو تمھیں بیدار کرتے تھے
کرشمے تیری الفت کے انہیں بھی پار کرتے تھے
سلام اے تو نے لاکھوں خادموں کو پیر کر ڈالا
تری لطفِ نگاہ نے خاک کو اکسیر کر ڈالا
سلام اے ساقیٔ الفت چھلکتا جام ہے تیرا
پلانا بے نواؤں کو یہ شیوہ عام ہے تیرا
پلا دے اب پلا دے ساقیا للہ پلا بھی دے
دکھا کر عینِ جلوہ داغ ِ غیریت مٹا بھی دے
تمنا ہے کہ پی کر جام پورا کام ہو میرا
سہارا وقتِ آخر بس خُدا کا نام ہو میرا
مٹے داغِ سیاہ دل سے اجالا ہی اجالا ہو
مددگارِ غریباں شاہ کالی کملی والا ہو
ترے دربار کی چوکھٹ مثالِ طور ہے مجھ کو
نگاہِ ناز تیری اک شعاعِ نور ہے مجھ کو
مقدس آستاں تیرا منور بارگاہ تیری
خدا کے نام پر منظور ہو یہ التجا میری

میرا جان و جگر کاٹیں تیری الفت کی شمشیریں
گلے میں ہوں پڑی تیری سیاہ زلفوں کی زنجیریں
جو نکلے خون اس سے نام تیرا رقم ہو جائے
تصور ہو تیرا جب سامنے دم ختم ہو جائے
تیرے کوچہ مقدس میں ہی میں مدفون ہو جاؤں
تری الفت کے افسانے کا اک مضمون ہو جاؤں
فضلؔ کی التجاء یا بادشاہ منظور ہو جائے
منور ہو مرا دل اور سیاہی دور ہو جائے
غلامِ پر خطا کو بھی پلا پر نور پیمانہ
میرے ساقی رہے باقی ترا مخمور مے خانہ
تمنا ہے فضلؔ کی دردِ دل کا جام مل جائے
تیرے کوچہ سے بس آقا یہی انعام مل جائے

مآخذومراجع

القرآن الحکیم

المفردات	الامام راغب الاصفہانی	مکتبہ خیر کثیر، کراچی
البخاری	الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری	اصح المطابع =
المسلم	الامام مسلم بن الحجاج القشیری	=======
الحدیقۃ الندیہ	العلامہ عبدالغنی النابلسی	المکتبۃ النوریہ فیصل آباد
تفسیر الکبیر	الامام فخرالدین رازی	بیروت
تفسیر المظہری	القاضی ثناءاللہ پانی پتی	بلوچستان بکڈپو، کوئٹہ
روح المعانی	السید محمود آلوسی	مکتبہ امدادیہ، ملتان
جامع کرامات اولیاء	الامام یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	مکتبہ مصطفٰی البابی، مصر
فتوح الغیب	السید عبدالقادر جیلانی	
لسان العرب	العلامہ ابن منظور	قم، ایران

اسرار قادری	سلطان العارفین سلطان باھو	اللہ والے کی قومی دکان، لاہور
اورنگ شاہی	===========	======
امیر الکونین	===========	======
عقل بیدار	===========	======
کلید التوحید	===========	======
مفتاح العارفین	===========	======
محک الفقر خورد	===========	======
محک الفقر کلاں	===========	======
مجالستہ النبی	===========	======
نور الہدی	===========	======
فیضان باھو	===========	======
سوانح سلطان باھو	===========	======